هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ دسواں رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمے بہ

معدن البرکات

فی ذکر

صاحب البینات والمعجزات

مولفہ شیدائی احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفےٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد بادینلی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنو میں طبع ہوا

ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ھ

فہرست کتاب معدن البرکات فی ذکر صفات البینات والمعجزات

کٹتی ہے اپنی عمر اسی پیچ و تاب مین
پہونچا کبھی گر جناب رسالت مآب مین
کس منہ سے کہہ سکونگا مین کچھ اپنی باب مین
افسوس مر گیا نہ فراق جناب مین

نادم ہون منفعل ہون پشیمان یا رسولؐ

صدقے مین تیری رحمت غفار ہو نصیب
آنکھون کو دید روی پر انوار ہو نصیب
جو کچھ ہو از رہ دل زار ہو نصیب
گر وقت نزع شربت دیدار ہو نصیب

تلخی مرگ مجھ پہ ہو آسان یا رسولؐ

انسان کس زبان سے کرے آپکی ثنا
ایک مشت خاک کو یہ کیا مرتبہ عطا
ذرہ کو تیری فیض نے خورشید کر دیا
تجھ پر نہ کسطرح سے کرین جان و دل فدا

صدقہ مین تیرے پایا ہے ایمان یا رسولؐ

ویرانہ مین نصیب ہون فردوس کے مزے
ہر اک طرف سے نور کا عالم دکھائی دے
رونق نہ کیون ہو جبکہ مکانین مکین رہے
آباد کیجیے خانہ دل اپنے عشق سے

مدت سے گھر پڑا ہے یہ ویران یا رسولؐ

لطف کریم آپکی بخشش کا ہے سحاب
باران رحمت اس سے نمایان ہو اب شتاب
وہ شکل ہو کہ رشک گنہ پر کرے ثواب
فرماؤ انکو نعمت جنت سے کامیاب

سب امتی ہین آپکے مہمان یا رسولؐ

بیکس ہون دردمند ہون حالت ہے اب تباہ
آتی نظر نہین مجھے کوئی مفر کی راہ
عاجز نوازی کیجیے ای میرے بادشاہ
مجھپر ضرور چاہیے الطاف کی نگاہ

بندہ ہے مور تم ہو سلیمان یا رسولؐ

اللہ نے دیا تجھے شاہا وہ مرتبہ
جسکو خدا ہی جانتا ہے اور کمون مین کیا

عابد ہزار جان سے کیونکر نہو فدا	خاکی ہے لطف اسکو غلامی مین عذر کیا
	ہے قدسیون پہ آپکا فرمان یا رسول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالے جلشانہ اپنے حبیب کریم کے خطاب مین فرماتا ہے
اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ہمنے دیدی تمکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کوثر شان نزول اس
سورہ شریف کا یہ لکھا ہے کہ جب جناب رسالت پناہ کی صاحبزادے حضرت عبداللہ
جو بعد بعثت کے پیدا ہوے تھے اور طیب اور طاہر اونکا لقب تھا مکہ معظمہ مین انتقال کیا
حالت طفلی مین بعضے کفار نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے نے انتقال کیا
اب ذکر اونکا بعد اونکے محو ہوجاویگا اور لفظ ابتر نسبت حضرت کی اونہون نے کہا اللہ تعالے کو
بسبب محبت کے گوارہ نہوا اور یہ سورہ پاک نازل فرمائی اول مین اپنی حبیب کی تسکین خاطر
کیواسطے اپنی عطائے کثیر کو بیان کیا اور اوسکی ادائے شکر کیواسطے حکم عبادت کا فرمایا بعدہ
آخر سورہ مین ارشاد کیا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ جو تمہاری عیب گو ہین وہی ابتر ہین کہ
اونکا کوئی خیر کے ساتھہ نام لینے والا بھی نرہیگا اور جو اللہ تعالے نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ
جتنے اعدا اور بدگو تھے حضور کے وہ ایسے مٹ گئے کہ کوئی اونکا یاد کرنیوالا خیر کی ساتھہ نرہا اور اگر
اتفاق سے اونکا ذکر بھی ہوتا ہی تو برائیکے ساتھہ ہوتا ہی اور اس آیہ کریمہ کی معنی مین شیخ محدث دہلوی
نے مدارج مین لکھا ہے کہ تمام فضائل اور کمالات اور برکات کہ فائض ہوے ہین رب العزت کی
درگاہ سے جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس کلمہ مین کہ جوامع الکلم ہی داخل ہین
اور کوثر سے مراد ہی خیر کثیر دنیا اور آخرت مین اور یہ کلمہ باوجود اس اختصار کی ظاہر کرتا ہے
اس راز کو اگر تمام عالم کے علما اور عرفا اسکی شرح کرین نہین کر سکتے ہین لیکن بالفعل
جو کچہہ نظر مین ہی لکھتا ہون فرمایا ہے اللہ تعالے نے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یعنے دی ہمنے تمکو

مناقب متا کا شرہ کہ ہر ایک اونمین سہبت بڑا ہی تمام ملک دنیا سے جب ہمنے تمکو یہ نعمتین دین تو
چاہیے مشغول ہو ہماری طاعت مین اور باک نکرو بدگو یونکے کہنے سے اور عبادت کی دو قسمین ہین
ایک عبادت بدنی اور ایک مالی فَصَلِّ لِرَبِّكَ مین اشارہ ہی اول کیطرف اور وَانْحَرْ مین اشارہ
ہے دوسری قسم کیجانب اور فرمایا ہے اِنَّا اَعْطَيْنَا ساتھہ لفظ ماضی کے نہ ساتھہ لفظ مستقبل
کے یعنے یہ نہین ارشاد کیا سَنُعْطِيكَ ہم دینگے تمکو یہ ارشاد الٰہی اسبات پر دلالت کرتا ہے
کہ یہ عطا حاصل ہوئی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپکے وجود عنصری کے پہلے جیسا کہ حضور نے
خود فرمایا ہی كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ تہا مین نبی درحالیکہ آدم درمیان روح اور
جسم کے تھے پس اس آیہ شریفہ مین گویا فرمایا ہی اللہ تعالے جلشانہ نے کہ یا محمد مہیا کیا مین نے
اسباب سعادت کا تمہارے واسطے قبل تمہارے داخل ہونیکے دائرہ وجود مین پس کیونکر
چھوڑ دونگا مین تمکو بعد تمہارے وجود کے اور عبادت کرنیکے یعنے جب تمنے کچہہ نکیا تہا اوس وقت
ہمنے یہ عطا کی تو اب تم ہماری عبادت اور فرمان برداری کرتے ہو اب کیونکر ہم اپنی
عطا کو تمسے روکینگے نہین دیا ہے ہمنے یہ فضل عمیم تمہاری طاعت اور عبادت سے
بلکہ دیا ہے محض اپنے فضل اور احسان سے بغیر کسی سبب کے اور اچھے کے حاصل معنی
یہی ہین اگر یہ کہا جاوے کہ تمام انبیا کو بلکہ عام آدمیون کو جو کچہہ دیا ہی وجود عنصری
سے آگے ہی دیا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کہتے ہین علماے امت کہ نبوت اور کمالات حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی عالم ارواح مین ظاہر کردی تہی اور ارواح انبیا علیہم السلام نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کیا ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا ہی كُنْتُ نَبِيًّا آخر حدیث تک
اور نبوت دوسرے انبیا کی علم الٰہی مین تہی نہ خارج مین اور کہا ہی کوثر سے مراد ایک نہر ہے
جو جنت مین ہی اور وصف اوسکا احادیث مین مروی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت مین جنت مین سیر کر رہا تھا
ناگاہ دیکھی مین نے ایک نہر کہ ہر طرف اوسکے گنبد ہین موتیون کے اور مٹی اوسکی مشک اذفر
کی ہے مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے اونہون نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ تعالے نے آپکو دی ہے
روایت کیا اسکو بخاری نے اور مشہور سلف مین یہ تفسیر ہے اور حدیث مین تفسیر اوس
نہر کی ساتھہ واقع ہے اور بعضون نے کہا ہو کہ کوثر سے مراد حضور کی اولاد پاک ہے
اسواسطے کہ یہ سورہ شریفہ نازل ہوئی ہے اونکے رد مین جنہون طعنہ کیا تھا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی بے اولادی کا پس فرمایا اللہ تعالے نے دی مین نے تمکو اولاد
کہ باقی رہین گے قیامت تک اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے اور کوثر
لغت مین مصدر ہے بمعنے کثرت کے اور اسمین رد ہے اون کفار کے قول کا جنہون نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا تھا اور تفسیر کشاف مین ہے کہ کوثر بروزن فوعل ہے
کثرت سے اور مبالغہ ہے اوسمین یعنے بہت بہت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
کہ اونہون نے کوثر کو ساتھہ خیر کثیر کے تفسیر کیا ہے پس کہا اونسے سعد بن جبیر نے لوگ ایسا
کہتے ہین کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین فرمایا ابن عباس نے وہ بھی جملہ خیر کثیر ہو ہی معنی اسکے
یہ ہین کہ دیا مین نے تمکو اے محمد دو جہان کی نیکیون سے اسقدر کہ بسبب بہت ہونیکے
اوسکی انتہا ہی نہین ہے اور سوا تمہارے کسی اور کو دیا ہی نہین گیا ہی دینے والا اوسکا
مین ہون کہ پروردگار ہون اہل جہان کا پس خاص کر تمہاری ہی واسطے ہین بڑی شریف
اور بڑی وافر بخششین اور مین ہون بہت بڑا کریم دینے والا اونکا اور بہت بڑا عظیم انعام
کرنیوالا اونکا فصل لربک پس پرستش کر واسطے رب کی کہ عزیز کیا اوسنے تمکو ساتھہ اپنی
عطا کے اور سرفراز کیا اور نگاہ رکھا تمکو خلق کے احسان سے برخلاف تمہاری قوم کے

پروردگار کی عبادت کرتے ہین وَانۡحَرۡ اور جب ذبح کرو اوسکی واسطے اور اوسیکے نام پر کرو برخلاف اس قوم کے بتون کے نام پر ذبح کرتے ہین اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ تحقیق جو تمہارا دشمن ہے اور تمہارے خلاف کرتا ہے وہی ہے ابتر یعنے بے نسل اور بے برکت نہ تم اسواسطے کہ قیامت تک مومنین کی اولاد پیدا ہوگی وہ سب اولاد معنوی اور اعقاب تمہارے ہونگے اور ذکر تمہارا بلند ہے ممبر و منبر اور عالم کی زبانون پر ذاکر جب ابتدا خدا کے ذکر سے کرین تنے تمہارے نام کو کرین اور تمکو آخرت مین ایسی چیز دینگے جو وصف اور ثنا سے باہر ہے تم ایسے کو ابتر نکہنا چاہیے ابتر تمہارا برا کہنے والا ہے کہ دنیا اور آخرت مین کوئی اوسکا نام نہ لیگا اور اگر لیگا لعنت کے ساتھ لیگا اور ابو بکر بن عباس نے کہا ہے کہ کوثر سے کثرت امت مراد ہے اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کوثر سے مراد قرآن اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن فضل نے تیسیر قرآن اور تخفیف شرائع مراد رکہی ہے اور بعضون نے شفاعت اکثر امت مین مراد لی ہے اور بعضون نے معجزات نبوت اور قرآن اور ذکر عظیم اور نصرت اعدا سی دین سے مراد لی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ علما نے امت مراد ہین پس علما وارث ہین انبیا کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر سے علم مراد ہے اس قرینہ سے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ اوسکے عقب مین ارشاد کیا ہے اور جو کچھ مقدم ہے عبادت پر اور عبادت نتیجہ اوسکا ہی علم ہے اور کوئی شے کثرت مین اور پہیلاؤ مین علم کی صفت کو نہین پہونچتے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوثر خلق حسن ہین اور صواب یہ ہے کہ کوثر کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص نکرین بلکہ شامل ہے تمام صفات اور کمالات کو اسواسطے کہ خیر کثیر سب معانی کو شامل ہے اور فصل الخطاب مین بعد بیان کرنی معانی مذکورہ کے اہل طریقت نے بہی یہ اقوال نقل کیے ہین کہ کہا ابن عطا نے فرمایا اللہ تعالیٰ

دی ہین نے تمکو معرفت ساتھہ اپنی الوہیت کے اور انفراد ساتھہ اپنی وحدانیت اور اپنی
قدرت اور مشیت کے اور سہیل تستری نے کہا ہے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ یعنے دی
ہمنے تمکو معرفت کثرت کے ساتھہ وحدت کے اور علم توحید تفصیلی اور شہود وحدت عین
کثرت مین اوس تجلی کے ساتھہ کہ ایک ہی ہے اور یہ تجلی بمنزلہ اوس نہر کی ہی بہشت
مین کہ جو شخص اوسمین سے پانی پیوے پھر ہرگز پیاسا نہووے فَصَلِّ لِرَبِّکَ یعنے جب
مشاہدہ کیا تمنے واحد کو عین کثرت مین پس پڑھو استقامت کے ساتھہ نماز کامل کو ساتھہ
شہود روح اور حضور قلب اور انقیاد نفس اور طاعت بدن کی بیچ پلٹنے کے عبادتونکی
صورتون مین اسواسطے کہ نماز کامل یہہ ہی ہے وافی ساتھہ حقوق جمیع تفصیل کے وَانۡحَرۡ
یعنے ذبح کر دشمن اور لگاو انانیت کو تاکہ ظاہر نہو یہ انانیت بیچ تمہاری شہود کے بیچ تلوین کے
اور سلب کر ہر تمسے مقام تمکین کو اور رہو ساتھہ حق کے ساتھہ فنائے صرف کے باقی ساتھہ اوسکی بقا کے اندیک تا کہ
ابتر اور ناتمام نہو تم اپنے وصول مین اور اپنے حال مین اور اپنی راست کی اتصال
مین اپنے ساتھہ کہ وہ تمہاری ذریت ہین بالتحقیق تمہارا دشمن کینے والا کہ اس طریقہ کی خلاف
ہے اور حق سے منقطع ہے ابتر وہی ہے تم ابتر نہین ہو اور حدائق الحقائق مین مولانا تاج الملۃ والدین
نے لکھا ہے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ہر آئنہ دی ہمنے تمکو شکی بہت اور انواع فضائل کی بیگنتی
حد سے باہر اور بالجملہ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اور تاویلات کوثر مین بہت ہین ہر ایک نے
نور باطن سے ایک چیز کو دیکھا ہے لیکن علم خلق کا کوثر کی کنہ کو نہین پہونچا ہے اور تمام اقوال
انکی تفصیلیں اس اجمال کے جنب مین ایک حرف ہین دفتر سے اور ایک قطرہ ہین نہر سے
ختم ہوا کلام فصل الخطاب کا واللہ عالم نقل کیا ہے اسکو شیخ نے مدارج مین الغرض کل اقوال
مفسرین کے جمع کرنیسے یہ مضمون صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

بیحدی اور بے نہایتی دی ہے ہر صفت اور ہر کمال میں اور قرآن کی آیات اور احادیث سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے چنانچہ نبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میں اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اور دوسری مقام پر ارشاد کرتا ہے لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا پس ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضور تمام عالم کے رسول اور ڈرانیوالے ہیں اور عام ہے آپکی رسالت یعنے جسکا اللہ تعالے رب ہے حضرت سرور عالم اوسکے رسول ہیں اور ایسا ہی حدیث سے بھی ثابت ہے پس کیا شک رہ گیا حضور کی صفت رسالت اور نبوت کی بیحدی اور بے انتہائی میں اور یہی حال ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حسن صورت اور سیرت کا چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ اور بفتح خا بھی اس آیہ شریفہ کی ایک قرات ہے یعنے اِنَّكَ لَعَلٰى خَلْقٍ عَظِیْمٍ اس آیہ شریفہ میں اللہ تعالے نے جناب سید عالم کے خلق اور خُلق دونو کو عظیم فرمایا ہے اور خلق کہتے ہیں صورت اور ہیئت ظاہر کو اور خلق کہتے ہیں سیرت باطن کو اور عظیم کا اطلاق اوسپر ہوتا ہے جو احاطہ ادراک سے باہر ہو پس ثابت کر دیا اللہ تعالے نے کہ حضرت سید عالم کی صورت ظاہر اور سیرت باطن دونوں حسن میں اس مرتبہ عظمت پر ہیں کہ خلق میں سے کسیکا ادراک اوسکا احاطہ نہیں کر سکتا ہے۔ اور بحال حضور کی صورت زیبا اور اوصاف پسندیدہ کا جو احادیث میں مروی ہے وہ بیان ہو چکا ہے اہل نظر کو ثبوت بیحدی اور بے نہایتی کو اوسقدر کافی ہے اور یہی حال ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کل فضائل اور کمالات کا کہ بیحد ہیں اور یہی شان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی کہ شمار انکا کسی سے نہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے مختصر یہ ہے کہ حضرت سرور عالم سراپا اعجاز تھے چنانچہ جسم مبارک کا معجزہ یہ تھا کہ سایہ نہ تھا اور مکھی وغیرہ حضور کے جسم مبارک پر نہ بیٹھتی تھی

اور کل فضلات جو جسم مبارک سے نکلتے تھے خوشبودار ہوتے تھے اور قامت زیبائی نبوی باوجود میانہ قدی کے کل آدمیون سے بلند رہتا تھا اور بصر شریف کا یہ معجزہ تھا کہ قریب اور بعید اور آگے اور پیچھے حضور ایک سا دیکھتے تھے اور سماعت شریف کا یہ معجزہ تھا کہ آسمان کی آواز سنتے تھے اور آواز مبارک مین یہ معجزہ تھا کہ کیسا ہی بڑا مجمع ہو حضور جب خطبہ پڑہتے تو اور وعظ فرماتے تھے کل حاضرین قریب اور بعید برابر آپکی آواز سنتے تھے اور دہوپ مین جب سید عالم نکلتے تھے ابر آپ پر سایہ کرتا تھا اور بڑا معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ پانا ہی آپکا کفار پر اسواسطے کہ پیدا ہوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین اور تمام اہل مشرک تھے بتون کو پوجتے تھے اور حضور خدا پرستی تعلیم کرتے تھے اور بت پرستی کو برا کہتے تھے اسوجہ سے تمام قوم آپکی دشمن تھی کوئی آپکا ظاہر مین مددگار اور معین نہ تھا کہ جسکی اعانت سے دین کو ترقی ہوتی اور نہ مال دنیا حضور کے پاس تھا کہ اوسکی طمع سے کوئی آپکی اطاعت کرتا بلکہ اسکے برعکس معاملہ تھا یعنے جو کوئی ایمان لاتا تھا وہ کفار قریش کے ہاتھون سے ہر قسم کی ایذا اوٹھاتا تھا لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا تصرف فرمایا لوگونکے دلون پر کہ وہ سچے عاشق ہوگئے حضور کی طلعت زیبا پر اور ایسی لذت ملی اونکو ایمان مین کہ گہر اور عزیز اور اقربا یہانتک کہ اولاد کو چہوڑ کر حضرت کے ساتھہ ہو لیے اور دین حق کی ترقی کیواسطے اونہون نے اپنی جان کو بہی نذر کیا اللہ تعالے نے بہی ببرکت اتباع نبی کریم انکی نصرت کی اور دین حق کو جاری کیا اور اپنے حبیب کو تمام عالم پر غالب کر دیا اور یہ بہی معجزہ ہے جناب رسالت کا کہ حضور نے کچھہ پڑہا لکہا نہین اور نہ پڑہونکی صحبت پائی مکہ ہی مین ہمیشہ تشریف رکہی جہان اوس زمانہ جاہلیت مین تاریکی جہل کی چہائی ہوئی تہی اور یہ تعلیم تمام علوم انبیا جو محو ہو گئے تھے وہ سب حضرت کے سینہ مین بہرے تھے کوئی اہل علم آپکا ہمسر اہل

نہوسکتا تھا حضور کے علم کا حال تو فہم سے باہر ہے آپکی تعلیم اور تربیت سے وہ قوم جو جہل اور
نادانی سے اسفل السافلین مین پڑے تھے بسبب کمال علم اور عمل کے تہوڑی مدت مین اعلےٰ علیین
پر پہونچی اور یہ اثر ہے حضور کی تعلیم کا کہ امت محمدیہ مین اسوقت تک بیحد اور بے شمار علما اس مرتبہ کے
ہوتے جاتے ہین کہ کوئی مخالف علم مین اونپر سبقت نہین لیجا سکتا ہے اور ایک معجزہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن مجید ہے کہ فصاحت اور بلاغت مین اس درجہ پر ہے کہ باوجودیکہ
قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے دعوی کیا ہے کہ اگر تم اسکو کلام بشر جانتے ہو تو ایک سورہ
یا ایک جملہ اسکا سا بنا لاؤ باوجودیکہ اوسوقت عرب مین فصحا بڑے بڑے تھے مگر کسی سے چھوٹی سی
عبارت بھی مثل قرآن مجید کی فصیح اور بلیغ نہ بن سکے اور یہ معجزہ حضور کا قیام قیامت تک قائم ہے اور
سوا اسکے انواع اقسام کے حضور کے معجزات ہین منجملہ اوسکے ایک معجزہ ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی اونگلیون کی گہائیون سے پانی جاری ہونیکا اور یہ معجزہ متعدد مقامات پر مکرر
واقع ہوا ہے اور روایت کیا ہے اسکو بہت سے طریقون سے کہ افادہ کرتا ہے علم قطعی کو سا تھ
تواتر معنوی کے اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ سنا نہین گیا ہے کہ یہ معجزہ کسی اور نبی سے
وقوع مین آیا ہو البتہ موسے علیہ السلام نے پتھر سے چشمے نکالے ہین لیکن اسمین شک نہین ہے
کہ گہائیون سے پانی کا نکالنا پتھر مین سے پانی نکالنے سے بدرجہا بڑھکر ہے اسواسطے کہ
پہاڑ سے چشمے کا جاری ہونا ممکن ہے اور گہائیون سے محال ہے روایت کیا ہے
اس حدیث کو ایک جماعت صحابہ نے اور مشہور اونمین سے ہے حدیث انس
اور جابر اور ابن مسعود کی رضی اللہ عنہم صحیحین مین ہے کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے
کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو درحالیکہ آیا وقت نماز عصر کا اور
ڈہونڈہا لوگون نے پانی وضو کیواسطے اور نپایا اور لایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

پاس پانی وضو کیواسطے رکھا حضور نے دست مبارک اپنا پانی کے برتن پر اور حکم دیا
لوگونکو کہ وضو کرو اوس سے پس دیکھا مین نے پانی کو کہ نکلتا تھا چشمہ کی طرح حضرت
سید عالم کی گھائیون سے اور ایک روایت مین ہی کہ نکلا حضور کی گھائیون سے
اور انگلیون کے کنارونسے پس وضو کیا قوم نے آخر تک پوچھا گیا حضرت انس سے
کہ تم سب کتنے آدمی تھے کہا تین سو آدمی اور حدیث ابن شاہین مین حضرت انس سے
مروی ہے کہا حضرت انس نے کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک مین
پس کہا مسلمانون نے یا رسول ہمارے اونٹ اور چرواہے پیاسے ہوی ہین فرمایا حضور نے
آیا ہی تھوڑا سا پانی پس دیا ایک مرد نے کہ اوسکی پرانی مشک مین تھوڑا سا پانی تھا فرمایا
حضور نے کاسہ لے آؤ اور اوس کاسہ مین حضور نے پانی اونڈیل دیا اور رکھدی
دست مبارک کی ہتیلی پانی مین کہا انس نے پس دیکھا مین نے کہ نکلی چشمے آپکے گھائیون سے
بس پانی پلایا ہمنے اونٹون کو اور چرواہون کو اور باقی پانی بھر لیا اور بیہقی نے بھی
حضرت انس سے نقل کیا ہی کہ کہا انس نے رضی اللہ تعالے عنہ نکلے جناب سید عالم قبا کی
جانب پس لایا ایک شخص بعضے گھرونمین سے ایک چھوٹا سا پیالہ پس رکھی حضور دست مبارک کو
اوس پیالہ مین اور نہ سمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اوس پیالہ مین پس ڈالا اونمین چارون انگلیونکو
سوائے انگوٹھے کے پس نکلا حضور کی انگلیون سے پانی الحدیث اور صحیحین مین حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہا حضرت جابر نے رضی اللہ عنہ پیاسے ہوی ہم حدیبیہ کے دن
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کوزہ تھا حضور اوس سے وضو کرتے تھے
جمع ہو گئے لوگ آپکے گرد فرمایا کیا حال ہی تمہارا کسواسطے آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ
پانی نہین ہے کہ اوس سے وضو کرین او پیین فقط اسیقدر پانی ہی جو حضور کے سامنے ہی

پس رکہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک کو کوزہ مین پس جوش کرنے لگا پانی مثل چشمے کے پیا ہمنے اوسکو اور وضو کیا لوگون نے حضرت جابر رضی سے پوچہا آپ کتنے لوگ تھے فرمایا آپنے اگر لاکھ آدمی ہوتے وہ کفایت کرتا ہمکو اور تھے ہم اوسوقت پندرہ سو آدمی اور صحیح مسلم مین حضرت جابر رضی سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ تھے ہم غزوہ بواط مین کہ وہان پانی نہ تھا مگر چند قطرہ مشک مین پس ڈالا اوسکو کاسہ مین اور پہیلا دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گہائیونکو پس اوبلا پانی اوسمین سے حکم دیا حضور نے لوگونکو پانی پینے کا پس پیا لوگون نے یہانتک کہ سیراب ہوگئے پس دست مبارک کاسہ سے اوٹھالیا اور کاسہ ہنوز لبریز تھا اور روایت کیا حضرت جابر کی حدیث کو امام احمد اور بیہقی اور ابن شاہین نے اور حدیث حضرت ابن مسعود کی صحیح مین علقمہ کی روایت سے مروی ہے کہ کہا ابن مسعود نے اس اثنا مین کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمسے جناب سید عالم نے ڈہونڈو ایسے شخص کو کہ اوسکے پاس کسیقدر پانی ہو پس حاضر کیا پانی پس ہمردیا حضور نے پانی کو ایک برتن مین اور رکہا دست مبارک اپنا پانی مین اور حدیث پانی جاری ہونیکی ابن عباس سے بہی متعدد طریقون سے مروی ہے اور ایک سوال کیا گیا ان احادیث مین کہ کیا وجہ ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اول تہوڑا پانی ڈالکر دست مبارک اوسمین رکہا بعدہ پانی کے چشمے جاری ہوے بغیر پانی کے کیون چشمے جاری نہوے جواب اوسکا علمانے یہ دیا ہے کہ یہ فعل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بسبب آداب الوہیت کے کیا ہے اسواسطے کہ ایجاد کرنا اور پیدا کرنا معدومات کا بے اصل اور مادہ کے اوسیکو سزاوار ہے یہان یہ مضمون ہوا کہ حقیقت مین پانی موجود تہا حضور کے معجزہ سے اوسمین برکت ہوگئی اور بڑہگیا اور مثل اسیکے ہی تہوڑے سے پانی کا بڑہانا اور روان ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

دعا سے مسلم نے اپنی صحیح مین معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالے عنہ سے غزوہ تبوک کے قصہ مین نقل کیا ہے کہ کہا اونھون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے تم آؤ گے اگر خدا نے چاہا چشمہ تبوک کے پاس وقت روشن ہونے دن کے پس جو کوئی آوے اوسکو چاہیے کہ اوسکے پانی کو نچھوے یہانتک کہ مین آؤن کہا حضرت معاذ نے کہ آئے ہم اوس چشمے پر درحالیکہ ہمسے پیشتر دو مرد پہونچے تھے اور چشمہ مثل دوال کے تھا کہ چمکتا تھا اور ٹپکتا تھا اوس سے پانی پس پوچھا جناب سرور عالم نے اون دونو آدمیون سے کہ آیا تمنے اسکے پانی کو چھوا ہے اونھون نے عرض کیا ہان پس حضور نے اونکو برا کہا اور فرمایا جو کچھ اللہ نے چاہا یعنے وہ ہی ہوا پس کھودا اوس چشمہ کو صحابہ نے یہانتک کہ تھوڑا سا پانی اوسمین جمع ہوگیا پس جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا کہ اوسکو ایک حسن ہی مثل حسن صواعق کے پس دھویا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روی مبارک اور دونون ہاتھونکو اور ڈالدیا پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا وہ چشمہ بہت سے پانی کے ساتھہ لوگون نے پیا بعد ازان فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ قریب ہے اگر دراز ہوئی تیری حیات دیکھیے گا تو اس پانیکو لیجاوینگے لوگ باغون مین اور عمارتون مین پس ایساہی واقع ہوا اور یہ بھی ایک قسم ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی یعنے آئندہ کی خبر دینا اور قصہ حدیبیہ مین مروی ہے کہ چودہ سو یا پندرہ سو آدمی تھے اور ایک کنوان ایسا تھا کہ پچاس بکرون کو سیراب نکر سکتا تھا پس اون لوگون نے اوس کنوین کا سب پانی کھینچ لیا ایک قطرہ اوسمین نچھوڑا پس بیٹھہ گئے نبی کریم اوس کنوئین کی ایک طرف اور ایک ڈول اوسمین سے نکالا گیا اور حضور نے اوسمین وضو کیا اور لعاب دہن مبارک اوسمین ڈالدیا اور دعا کی پس جوش مارا اوسکے پانی نے اور بلند ہوگیا پس سب لوگ اوس سے سیراب ہوے اور اونٹون کو سیراب کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

ایک تیر ترکش سے نکالا اور اوسمین مارا پس جوش مارنے لگا اوسمین سے پانی یہانتک کہ سب لوگ
سیراب ہوگئے اور ابی قتادہ سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ خبر دی مجھکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک سفر مین فرمایا تم سب رات بھر چلو صبح کو انشاء اللہ تعالے بہت پانی پر پہونچوگے لوگ
یہ سنکر روانہ ہوئے اور ایک دوسری کی طرف التفات اور رعایت حق صحبت کی نکرتا تھا
بسبب کمال اہتمام کے پانی کی طلب مین جب رات آخر ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
لیٹ رہے تاکہ آرام کرین اور صحابہ سے فرمایا کہ ہوشیار رہنا نماز صبح کی قضا نہو جاوے
خیال صبح کا رکھنا سب لوگ اتفاق سے سو گئے اول سب سے جناب سید عالم بیدار ہوے
جب دہوپ پشت مبارک پر پڑی بعدہ حضرت نے فرمایا کہ سوار ہو یہ شیطان کی جگہ ہے
پس ہم سوار ہوے اور چلے جب آفتاب بلند ہوا حضرت سرور عالم سواری سے اوتر پڑے
اور مانگی مجھسے ڈولچی جو میری ساتھ تھی اور اوسمین تھوڑا سا پانی تھا پس وضو کیا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوسمین ذرا سا پانی باقی رہگیا اور فرمایا مجھسے کہ اپنی اس ڈولچی کو
نگاہ رکھنا اسکی ایک بڑی شان ہوگی پھر حضرت بلال نے اذان کہی اور حضور نے صبح کی
نماز پڑھی اور سوار ہوے اور چلے یہانتک کہ ایسا وقت آگیا کہ دہوپ تیز ہوگئی اور ہر شے گرم
ہوگئی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین پیاس سے ہلاک ہوا فرمایا تمکو ہلاکت نہین ہے
اور منگایا میری ڈولچی کو اور دہن مبارک کو اوسپر رکھا واللہ عالم اوسپر پہونکا یا نہین پہونکا
پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوسمین سے پانی اونڈیلتے تھے اور مین پلاتا تھا لوگون نے
ہجوم کیا حضرت نے فرمایا ہجوم نکرو خوش خلق رہو سبکو پہونچ جاتا ہے پس سب لوگ سیراب
ہوے اور وہ تین ہزار آدمی تھے اور باقی نرہا کوئی سوا میرے اور سرور عالم کے پس حضور نے
پانی اونڈیلا اور مجھسے فرمایا کہ پی لے مین نے عرض کیا جبتک آپ نوش نکرینگے مین نہ پیونگا

حضرت نے فرمایا تو پی لے ساقی قوم کو اخیر مین پینا چاہیے پس مین نے پیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی پیا اس روایت مین وارد ہی کہ نبی کریم نے آرام فرمایا اور نماز صبح کی قضا ہو گئی
علما نے فرمایا ہی کہ اسمین یہ حکمت تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طریقہ قضا نماز کے
پڑھنے کا امت کو تعلیم کر دیا اور نیز اسمین امت پر یہ رحمت بھی ہوئی کہ اگر کوئی شخص باوجودیکہ
نماز پڑھنے پر مستعد ہو اور قصد اوسکا فجر پر اوٹھنے کا ہو اور اتفاق سے سو جاوے تو اوسکے ذمے کچھ گناہ
نہین ہوتا بلکہ اس فعل مین کہ محض مجبوری سے واقع ہوگا اتباع سنت کا شرف پاویگا اور
علمای اہل معرفت نے فرمایا ہے کہ اوسوقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے کی
محبت کا ایسا استغراق ہو گیا تھا اور ایسے اللہ کی یاد مین محو ہو گئے تھے کہ تعینات پر بالکل
نظر نہ تھی لہذا نماز کا وقت جاتا رہا جب حضور کی وہ حالت بدل گئی اور عالم تعین پر
نظر ہوئی نماز کو پڑھا یہ تعلیم کی حضور نے اہل عرفان کو کہ اگر کسیکو غلبہ محویت مین نظر تعینات
پر نہ ہے یعنی بالکل بے خود ہو جاوے اور نماز اس مجبوری سے قضا ہو جاوے تو چاہیے
اوسکو کہ جب وہ حالت بدل جاوے اور نظر عالم تعین پر اوسکو ہو تو فی الفور جو قضا
ہو گئے ہون انکو ادا کرے جو لوگ کہ دعوی اہل معرفت ہونیکا کرتے ہین اور باوجود
ہوش ظاہری درست ہونیکے نماز نہین پڑھتے ہین وہ شیطان کے متبع ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیرو نہین ہین ۵

مپندار سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پئے مصطفا

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جیش عسرت مین مروی ہی کہ لوگ پیاسے ہوے اسقدر کہ ذبح
کرتے تھے اونٹون کو اور نچوڑتے تھے اوسکے سکنہ کو اور پیتے تھے صدیق اکبر رض حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے دعا کی خواستگار ہوے حضرت سید عالم نے دونون ہاتھ اوٹھائے

ہنوز حضور دست مبارک اوٹھائے ہوے تھے کہ پانی برسا اور تر کر لیا لوگون نے اپنے برتنون کو
اور پانی نے لشکر سے تجاوز نکیا اور مروی ہی کہ ایکبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو طالبؓ کے
ردیف تھے ذی المجاز مین ابو طالبؓ نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین پیاسا ہون اور
پانی میرے پاس نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوتر پڑے اور زمین پر حضور نے پیر سے
ٹھوکر ماری اوسمین پانی نکلا حضرت نے فرمایا اے چچا پی لو اور صحیحین مین عمران
بن الحصین سے مروی ہی کہ کہا اونھون نے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سفر مین لوگون نے حضور سے پیاس کی شکایت کی آپ سواری سے اوتر پڑے اور صحابہ کرام سے
دو آدمیونکو بلایا ایک اونمین سے سیدنا علی مرتضٰے تھے فرمایا جاؤ اور پانی کو ڈھونڈو اور
بتلادیا اونکو کہ پاؤگے تم ایک عورت کو ایک اونٹ پر سوار اور اوسکے ساتھ دو پکھالین ہین
وہ دونون صاحب روانہ ہوے اور پایا ایک عورت کو کہ دو پکھالین پانی کے اور دو توشہ دان
اوسکے پاس تھے لے آئے اوس عورت کو حضرت سرور عالم کی حضور مین اور اوتار دیا اوس
عورت کو اونٹ پر سے پس منگایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن اور پانی اوسمین
نکالا اور صدا دی لوگونکو کہ آؤ اور پانی پیو اور وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ کیا
ہوتا ہی راوی کہتے ہین خدا کی قسم جب اوسکو چھوڑ دیا ہے مین خیال کرتا تھا کہ پہلے سے پانی
زیادہ ہی پس فرمایا نبی کریم نے جمع کرو اس عورت کے واسطے ہر قسم کے کھانے سے جو موجود ہو
پس جمع کیے اوسکے واسطے خرمے اور آٹا وغیرہ اور باندھا اوسکو کپڑے مین اور اوسکو اونٹ
پہ سوار کیا اور وہ سب اوسکے آگے رکھدیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے
فرمایا تو جانتی ہی کہ ہمنے تیرے پانی سے کچھ بھی کم نہین کیا ہو لیکن یہ خدا کی شان ہے کہ
اوسنے اپنی قدرت سے ہمکو پانی دیا ہے وہ عورت جب اپنے لوگون مین گئی اونسے سب حال

جب گذرا تو اوسکا بیان کیا اور کہا کہ یہ شخص یا تو بڑا ساحر ہے یا سچا رسول ہے اور اپنی قوم سے کہا آیا کہ مجکو
اسلام کی طرف رغبت ہے اور بعض روایت مین ہے کہ وہ دونون سب کے ساتھ قبول اسلام کیا اوس عورت کی
اطاعت کی اور اسلام مین داخل ہوے فرمایا شیخ نے علمائے حدیث نے کہ جسطرح سے تھوڑی پانی کے
بڑہا دینے مین بہت حدیثین وارد ہین اسی طرح تھوڑے کہانے کے زیادہ کردینے مین بھی بہت
حدیثین مروی ہین اور یہ دونون امر ہین حضرت سید کائنات کی نسبت اور وے لینے سکھیے کہ حضور
بحسب روحانیت مربی اور مکمل ہین دلون کی اور روحون کے ایسے ہی عالم جسمانیت مین بھی

پرورش کرنیوالے اور غذا دینیوالے ہین جسمون کے تحقیق

شکستہ نیستی تو چمن چون کند اسے ابر بہار — کہ اگر خار و گر گل ہمہ پروردۂ تست

اور انمین سے ایک وہ مشہور حدیث ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے جنگ خندق مین روایت
کیا ہے جسکو امام بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر کہتے ہین مین اپنی بی بی کے پاس آیا
اور اوسکو کہا کہ تیرے پاس کچھ چیز کہانے کو ہے اسواسطے کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک مین دیکھا ہے اثر گرسنگی کا بس نکالا اونہون نے
ایک تھیلہ جس مین ایک صاع جو تھی یعنے قریب تین سیر کے اور ہمارے گہر ایک بکری کا
بچہ تھا فربہ مین نے اوسکو ذبح کیا اور میری بی بی نے جو پیسے اور گوشت کو مین نے
دیگ مین ڈالدیا اور حضرت کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
مین نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور میری بی بی نے تھوڑا سا آٹا جو کا خمیر کیا ہے کہ
جو گہر مین موجود تھی آپ تشریف لیچلین چند صحابہ کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پکار کر فرمادیا کہ جابر نے کہانا تمہارے واسطے طیار کیا ہے آؤ اور مجھسے فرمایا کہ دیگ کو
نہ اوتارنا اور خمیر کو نگاہ رکھنا تاکہ مین پہونچ جاؤن پس تشریف لائے سرور کائنات

ہزار آدمیونکے ساتھ اور آٹا لایا مین خمیر کیا اور دیگ کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضور
اور مین لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور دعائی برکت فرمائی اور میری عورت سے فرمایا کہ
اسکو لیجا اور ایک عورت اور بلا لے کہ وہ بھی پکا دے اور دیگ سے گوشت نکالو اور اوسمین دیکھو
نہین خدا کی قسم اون ہزار آدمیون نے اوس کھانے کو کھایا اور سیر ہو گئے اور ہنوز دیگ
جوشمین تھی اور خمیر باقی تھا اور بخاری اور مسلم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ کہا ابو طلحہ
نے ام سلیم سے کہ مین نے سنی آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سست مین جانتا ہون
حضرت بھوکے ہین تیرے پاس کچھ ہے کہا انس نے کہ ام سلیم نے چند روٹیان جو کی کپڑے مین
لپٹی ہوئی نکالین اور مجھکو دین پس لیگیا مین اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور حضرت سرور عالم مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور لوگ آپکے پاس تھے فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے آیا تجھکو ابو طلحہ نے بھیجا ہے عرض کیا مین ہان یارسول اللہ پس فرمایا حضور نے
اون لوگونسے جو حاضر تھے کہ اٹھو اور روانہ ہوے حضرت اونکے ہمراہ مین اونکے آگے چلا یہانتک
کہ ابو طلحہ کے پاس پہونچا اور اونسے خبر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہین
پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ رسول کریم تشریف لاتے ہین اور جماعت مردونکی اونکے ساتھ ہے
اور میرے پاس اور کوئی چیز نہین ہے کہ اونکو کھلاؤن سوا ان چند نان جو کی کہ مین نے
بھیجی تھین حضور کی خدمت شریف مین ام سلیم نے کہا کہ خدا اور اوسکا رسول بہت بڑا جاننے والا
ہے یعنے اوس امر کا جو واقع ہونیوالا ہے گویا ام سلیم سمجھ گئین کہ نبی کریم تشریف لاتے ہین
باوجودیکہ حضور کو ہمارے حال کا علم ہے یہ تشریف لانا خالی حکمت سے نہوگا ضرور کوئی معجزہ
ظاہر ہوگا پس ابو طلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو چلے اور حضور سے ملے اور نبی کریم
تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلیم لے آ جو کچھ تیرے پاس موجود ہے ام سلیم نے وہ نان جو کی

جو بھیجی تھیں حاضر کیں ارشاد ہوا کہ ان روٹیوں کو کوٹ ڈالو ام سلیم نے اونکو کوٹ کر ایک ظرف
میں کیا اوسمین روغن تھا ملا کر طیار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعائے برکت اوسپر پڑھی
بعد اوسکے فرمایا کہ اجازت دیدو اور دس آدمیونکو بلاؤ پس دس شخص آئے اور کہایا اور سیر ہوکر
اور باہر گئے فرمایا حضرت نے دس شخص اور بلاؤ وہ بھی آئے اور کہایا اسیطرح ستر یا اسّی
آدمیون نے وہ کہانا کہایا اور صحیح مسلم کی ایک روایت مین اسّی آدمی مروی ہین بغیر شک کے
اور یہ بھی مروی ہے کہ بعد اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہلبیت ابو طلحہ نے بھی کہایا اور
کہانا باقی رہگیا اور فرمایا علمانے کہ تہوڑے تہوڑے آدمیونکے بلانے مین یہ حکمت تھی کہ اگر سب ایکبار
آتے تو وہ کہانا اونکی آنکہون مین تہوڑا سا معلوم ہوتا اور اس بد ظنی سے برکت اوسکی جاتی
رہتی یا آنکہ جگہہ تنگ ہوگی لوگ سب سما نہ سکتے ہونگے یا آنکہ برتن ایک تھا جماعت کثیر کا اوسمین
کہانا دشوار تھا واللہ اعلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک مین کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا آخر غزوہ ہے لوگون پر بہوک غالب ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ حکم فرمادین آپ لوگون سے کہ جو کچھہ توشہ اونکے پاس باقی رہگیا ہے اوسکو
جمع کرین اور آپ دعائی برکت کرین حضرت نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرونگا اور حکم دیا سو
دسترخوان چرمی بچھایا گیا اور لوگون نے جو کچھہ زاد باقی رہگیا
روٹی کا لایا کوئی مٹھی بھر آٹا لایا اور سب مین بڑا کر وہ شخص تھا کہ ایک صاع لایا بیت
کہ جمع ہوا اوس دسترخوان پر تہوڑا سا دعائی برکت کی اوسپر جناب سید عالم نے لوگونکو
کہا اپنے برتنون مین بہر لو پس کوئی ظرف پر ہونیسے لشکر مین باقی نرہا اور سب نے اوسکو کہایا اور سیر
ہوگئے اور بہتیرا اوسمین باقی رہگیا تھا اور غزوہ تبوک مین ستر ہزار آدمی لشکر مین تھا ایک
روایت مین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ معجزہ دیکہا فرمایا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ جو بندہ ساتھ اس شہادت کے اللہ تعالے سے ملاقات کریگا یعنے ایمان پر مریگا وہ بہشت سی روکا نجاویگا یعنے ضرور ہی بہشت مین داخل ہوگا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عروس زینب کے ساتھ پس بہیجا ام سلیم نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے حیس کو کہ ایک قسم ہو کہانے سی اور کہا اے انس اسکو رسول خدا کے پاس لیجا اور کہہ کہ یا رسول اللہ اسکو میری مان نے بہیجا ہو اور سلام آپکو کہا ہے اور اسکی تہوڑی ہونیکا عذر کیا ہو اوس تہوڑے سی کہانے کو حضور کی خدمت مین لیکر حاضر ہوے حضرت نے فرمایا رکھہ دو اور ارشاد کیا ای انس جاکر فلان فلان لوگونکو اور جو کوئی تجہکو راہ مین ملے بلا لا پس مین باہر نکلا اور جن لوگونکا حضور نے نام لیا تہا اونکو اور جو کوئی مجہکو ملا اون سبکو مین نے بلایا جب مین پلٹا دیکہا مین نے کہ دولت سرای حضور لوگونسے بہر گیا ہو لوگون نے پوچہا حضرت انس سے کہ کسقدر لوگ تہی کہا اونہون نے میرے نزدیک تین سو آدمی ہونگے پس دیکہا مین نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس کہانے پر رکہا اور کچہہ پڑہا بعدہ دس دس آدمیونکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا خدا کے نام کے ساتھہ کہاؤ اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے آگے سے کہاوے پس کہایا اونہون نے اور سیر ہوگئے اسیطرح گروہ گروہ آتے تہے اور کہاتے تہے سب نے کہالیا پس مجہسے حضور نے ارشاد کیا کہ ای انس اوٹہالے اسکو مین نے اوٹہالیا اور مین نہین سمجہتا ہون کہ وقت رکہنے کے زیادہ تہا یا وقت اوٹہانیکے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث مین ہے کہ اونہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیواسطے کہانا طیار کیا اور وہ اوسیقدر تہا کہ اونکو کفایت کرے پس نبی کریم نے فرمایا کہ بلا لو پچاس آدمیونکو اشراف انصار سی پس بلایا ابو ایوب نے اونکو اونہون نے کہایا اور چلے گئے پہر ارشاد کیا ساٹہہ آدمیون کو بلالو

انہون نے بھی کھایا اور چلے گئے پھر ارشاد ہوا انکے آٹھ آدمیونکو بلاو اونہون نے بھی کھایا اور چلے گئے
یہانتک کہ سب آدمی آگئے اور انمین سے ایکبھی نہ رہا مگر یہ کہ ایمان لایا اور بیعت کی کھا ابوایوب نے کھایا اوس
کھانے سے ایک سو اسی آدمیون نے اور مروی ہی سمرہ بن جندب سے رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ تھے ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم ہی خدا کی نوبت بنوبت کھاتے تھے ہم صبح
سے شام تک دس آدمی اوٹھتے تھے اور دس بیٹھتے تھے اور کھاتے تھے پوچھا ایک شخص نے یہ برکت
کہان سے تھی اشارہ کیا سمرہ نے آسمان کیطرف اور کہا کہ آسمان سے تھے روایت کیا اسکو بہت
سے محدثین نے اور حضرت عبد الرحمن ابن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین
تھے ہم حضرت سید عالم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی اور بیان کیا انہون نے کہ خمیر کیا گیا
ایک صاع کھانے کا اور پکایا گیا ایک گوسفند پس بھونا گیا اوس گوسفند کا جگر اور دل وغیرہ
جو کچھ شکم مین اوسکے تھا پس قسم خدا کی نہ تھا کوئی اون ایک سو تیس آدمیون مین سے مگر یہ کہ کاٹا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسمین سے ٹکڑا اوسکے واسطے اور نکالا اوس کھانے کو دو بڑے کاسون مین
پس کھایا سب نے اور باقی رہا جو کچھ اون دونون کاسون مین تھا پس اوٹھا لیا ہمنے
اسکو اونٹ پر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت سرور عالم نے مجھکو حکم دیا
اہل صفہ کو بلا لاؤ پس مین نے اونکو ڈھونڈ کر جمع کیا اور رکھا گیا ہمارے آگے ایک کاسہ
کھانے کا پس کھایا ہمنے اوسمین سے جسقدر چاہا اور فارغ ہوئے ہم اور کاسہ ایسا ہی پر تھا
جیسا رکھا گیا تھا اسقدر فرق البتہ تھا کہ نشان اونگلیون کا اوسمین لگیا تھا اور حضرت
ابوہریرہ رض سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ مین بہت بھوکا تھا اور ایک کاسہ دودھ کا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے ارشاد کیا کہ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ مین نے
اپنے دل مین کہا کہ دودھ ہی کتنا کاش حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو دیتے تو مین کھا لیتا

اور سیر ہو جاتا لیکن حضور کی بجا آوری حکم مین چارہ نتھا موافق حضور کے حکم کے مین باہر گیا اور یارونکو بلایا سب جمع ہوے اور کھایا اور فقط مین اور جناب سرور عالم باقی رہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا بعدہ خود تناول فرمایا اور ارشاد کیا کہ ساقی قوم کو آخر کھانا چاہیے اور فرمایا ہے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہ جمع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کو اور وہ چالیس شخص تھے اور اونمین ایسے لوگ بھی تھے کہ جنکی خوراک بہت زیادہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پیمانہ طعام کا اونکے واسطے پیش کیا سب نے اوسمین کھایا اور سیر ہو گئے اور باقی رہا وہ کھانا جیسا کہ تھا اور منگایا ایک قدح پانی کا سب نے اوسکو پیا اور سیراب ہو گئے اور وہ ویسا ہی باقی رہا روایت کیا ہے اسکو شفا مین اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوے اور قرض اونکے ذمہ بہت تھا جب فصل خرما کی چننے کی آئی قرضخواہ جمع ہوے اور تشدد کیا مین نے سب باغ کی جاکداد جو ملی تھی اونکے سامنے پیش کی کہ اسکو لے لو اور موافق اپنے حق کے آپسمین بانٹ لو اور مجھکو چھوڑ دو اونہون نے نمانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور آپسے استغاثہ کیا حضرت نے اون قرضخواہون سے فرمایا کہ ان خرمون کو اپنے قرض مین لے لو یا کچھ قرض سے کم کرو اونہون نے اسکو بھی قبول نکیا پس جناب سید عالم نے مجھسے فرمایا کہ اپنے باغ کے خرمون کی ہر ایک قسم کو علحدہ جمع کر مین نے موافق حکم کے جمع کر دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے قرضخواہون نے جب حضور کو دیکھا مجھپر زیادہ تر تشدد کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ملاحظہ کیا خرمون کا جو ایک بڑا ڈھیر تھا اوسکے گرد پھر کر اوس ڈھیر پر بیٹھ گئے اور قرضخواہونکو بلایا اور اوس ایک ڈھیر مین سے اونکو ناپکر کیل سے دینا شروع کیا یہانتک کہ اوسی ڈھیر سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ کا کل قرضہ ادا کر دیا اور دوسرے

ڈھیر ونسے باقی رہ گئی اور مجھکو ایسا دیکھائی دیتا تھا کہ اوس ڈھیر سے بھی خرمے کم نہوی تھے
اور ایک روایت مین ہی کہ تیرہ وستق خرمے اوس ڈھیر مین باقی رہ گئی وستق کہتی ہین ساٹھ
صاع کو اور صاع ہوتا ہی قریب تین سیر کے اور روایت کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ لوگ سخت بھوکے ہوی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ تیرے پاس کچھہ ہے
ای ابوہریرہ عرض کیا مینے ہان یا رسول اللہ تھوڑی خرمے ہین میرے توشہ دان مین
فرمایا لے آ اور اپنا دست مبارک اوسمین ڈالکر ایک مٹھی بھر خرمے نکالے اور دعائی برکت کی
اور بلایا دس دس آدمیونکو یہانتک کہ تمام لشکر اوس سے سیر ہوا بعدہ ارشاد کیا لیجا اسکو
جو کچھہ لایا تھا اور اسکو اپنی چمڑے کے تھیلی مین رکھ لے اور جب تجھکو منظور ہوا وسمین سے
خرمے نکال اور صرف کر پس اوٹھایا مینے اوسکو اور زیادہ پایا اونکو پہلے سے پس اوسمین سے
مین کھاتا رہا اور لوگونکو کھلاتا رہا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور
خلفاء ثلثہ کے عہد دولت اور زمانہ خلافت مین جب حضرت خلیفہ ثالث شہید ہوی لوگون نے
میرا بھی گھر لوٹ لیا اور وہ انبان خرما بھی لیگئے اور مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تا آنکہ تھوڑی خرمون سے اونھون نے چار سو شتر
سوارونکے لیے توشہ ترتیب دیا اور وہ تھوڑی سے خرمے ویسی ہی باقی رہی گویا کہ ایک خرما بھی اوسمین
کم نہوا تھا اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ام مالک انصاریہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک
روغندان جرمی مین روغن بھیجا کرتی تھین پس آتی تھی اونکی لڑکی اور اونسے خورش مانگتی تھی
اور نہوتی تھی اونکے گھر مین کوئی چیز اوسمین سے پس متوجہ ہوتی تھین ام مالک اوس
ظرف کی طرف کہ جسمین حضرت کو روغن بھیجتی تھین باقی تھین اوسمین روغن اور ہمیشہ
اوسمین روغن رہتا تھا یہانتک کہ ایک روز اونھون نے اوسکو نچوڑ لیا یعنی نچوڑ ڈالا پس روغن نہ رہا

ہم مالک نے حضرت سے یہ حال عرض کیا حضرت نے فرمایا اگر تو اوسکو نہ نچوڑتی اوسکی حال پر رہنے دیتی
ہمیشہ اوسمین روغن رہتا شیخ نے اس روایت کی تحت مین لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا ہے اور حضور کی صحبت مین کچھ خرچ کرتا ہے
اللہ تعالیٰ اسکے برکت دیتا ہے اوسکی رزق مین اور مال مین اور اوسکی ہر شے مین اور جابر رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضور کی خدمت شریفہ مین حاضر ہوا اور کہانا مانگا حضور نے
اوسکو نصف صاع جو دیئے ہمیشہ وہ اور اوسکی زوجہ اوسمین کہاتی تھی اور مہمانون کو کہلاتی تھی
یہانتک کہ ایک مرتبہ اونہون نے اوسکو ناپا پہر وہ ختم ہوگئے وہ مضمون شریف حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے آکر یہ حال عرض کیا فرمایا حضور نے اگر تم اوسکو نہ ناپتے تو ہمیشہ تمہارے پاس رہتا
اور رحم کیا تے لکھا ہے کہ ناپنا خلاف تسلیم اور توکل کے ہے اسوجہ سے برکت اوسکی جاتی رہی جسطرح
حضرت سرور عالم نے پانی اور کہانا بڑہا کر خلق کو نفع پہنچایا ہے اسیطرح حضور نے خلق کے
نفع کیواسطے بہت اعجاز ہیں ہزارون کو اچہا کیا ہے اور مردون کو زندہ کیا ہے روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا اونہون نے کہ ایک عورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
حضور مین ایک چہوٹے لڑکیکو لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس میرے لڑکیکو صبح اور شام
کے کہانے کے وقت جنون ہو جاتا ہے اور ہمکو پریشان اور مکدر کر دیتا ہے حضرت نے مسح کیا
اوسکے سینہ پر اوسکو قے آئی اور اوسکے پیٹ سے کتے کے بچے کے مانند سیاہ کچھ نکلا اور وہ
اچہا ہوگیا اسکو دارمی نے روایت کیا اور مروی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم مین کی حضور کی
خدمت شریف مین حاضر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا گونگا ہے حضرت سرور عالم نے
پانی منگایا اور کلی کی اور دونون ہاتھ دہوئے اور وہ پانی اوس لڑکیکو پلایا پس وہ اوسیوقت
اچہا ہوگیا اور ایسا عاقل ہوا کہ لوگونکی عقل پر فضیلت لیگیا اور مروی ہے کہ جنگ احد مین

حضرت قتادہ کی آنکھ پر زخم لگا آنکھ نکلکر رخسارہ پر آگئی تھا وہ حضرت سید عالم کی حضور مین حاضر ہوئے
اور کہا یا رسول اللہ میری ایک زوجہ ہے کہ مین اوسکو نہایت دوست رکہتا ہون ڈرتا ہون
کہ اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہونگا حضور نے اونکی آنکھ کو ہاتھ مین لیکر اوسکی مقام پر رکھدیا
اور کہا اے خداوند بینا دے اسکی چشم کو پہر پس تھی وہ آنکھ بہترین اور زیباترین
اور بیناترین اونکی آنکھون کی اور وہ آنکھ دکھتی نتھی جب دوسری آنکھ دکھتی تھی اور
مروی ہی کہ ایک شخص کو مرض استسقا تھا اونسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو
بھیجا اور شفا طلب کی حضور نے اپنے دست مبارک مین ایک مٹھی خاک کی اوٹھا کر
لعاب دہن شریف اوسمین ڈالدیا اور اوسکو دیا وہ آنیوالا متعجب ہوا اور اوسکو
گمان ہوا کہ آپنے استہزا کیا پس لایا وہ خاک کو مریض کے پاس اور وہ قریب
موت کے تھا اور کہلا دیا اوسکو وہ مریض صحیح ہو گیا ایک شخص کی آنکھین سفید ہو گئی تھین
اور اوسکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا حضرت سرور عالم نے اوسکی آنکھ پر دم کیا وہ آنکھین
اوسکی ایسی روشن ہو گئین کہ اسی برس کی عمر تھی اور سوئی مین تاگا ڈالتا تھا غزوہ خیبر
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا علی کہان ہین عرض کیا گیا حاضر نہین ہین
اونکی آنکھین دکھتی ہین حضور نے سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سر اونکا اپنے
کنار مبارک مین رکھا اور دونو آنکھونمین لعاب دہن ڈالدیا اور دعا کی فورًا آنکھین
اچھی ہو گئین گویا دکھتی ہی نتھین اور پہر کبھی اونمین درد نہوا اور جنگ خیبر مین سلمہ
بن اکوع کے پیر مین ضرب آئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین بار اوسپر دم کیا
وہ پیر اچھا ہو گیا فورًا اور پہر کبھی اوسمین درد نہوا اور مروی ہی کہ زید بن معاذ کے
پیر مین تلوار لگی اور پنڈلی تک کاٹا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن [illegible] لگا دیا

فوراً زخم اچھا ہو گیا بخاری شریف مین ہی کہ عبد اللہ بن عتیک نے جب ابو رافع یہودی کو
قتل کیا چاندنی رات تھی زمین کے دہوکے سی پیر اونکا زینہ پر پڑا گر پڑے اور پنڈلی اونکی
ٹوٹ گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوی حضور نے دست مبارک اونکی پنڈلی پر
ملدیا فوراً اچھے ہو گئی اس قسم کے بہت کثرت سی معجزات مروی اور مشہور ہین احیاء موتی
یعنی مردونکا زندہ کرنا امام بیہقی نے دلائل النبوت مین روایت کیا ہی کہ رسول کریم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت
کی اوسنے کہا میری لڑکی مر گئی ہے اگر اوسکو آپ زندہ کر دین تو مین ایمان لاؤن
سرور عالم نے فرمایا اوسکی قبر مجھکو دکہا دے اوسنے قبر لڑکی کی دکہائی اور ایک روایت
مین ہی کہ اوس شخص نے کہا کہ مین اوسکو ایک جنگل مین ڈال آیا ہون حضرت نے فرمایا
وہ مقام مجھکو دکہا دے اور آواز دی سید عالم نے اوس لڑکی کو اوس لڑکی نے جوابدیا
لبیک وسعدیک یعنے حاضر ہون مین سرور عالم نے ارشاد کیا تو دوست رکھتی ہے کہ
پھر آئے تو دنیا مین اوسنے عرض کیا نہین قسم اللہ کی اے رسول اللہ کے پایا مین نے آخرت کو
دنیا سے اچھا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضور نے کہ ماں باپ تیرے ایمان لائے ہین
اگر تو چاہی تو مین تجھکو اونکی طرف پھیر دون اوسنے جوابدیا کہ مجھکو ماں باپ کی حاجت
نہین ہی مین نے اللہ تعالے کو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور اچھا پایا ہی اس روایت
مین ارشاد ہوا ہی کہ اگر تو چاہے مین تجھکو پھیر دون ماں باپ کی طرف یعنی زندہ کر دون
اس حدیث سے کیا کچھ قوت اور اختیار حضرت نبی کریم کا باذن اللہ ثابت ہوتا ہے
اور اس روایت سی یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ مشرکین کی اولاد پر عذاب نہین ہے جو طفلی مین
مر جاوے اور مروی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور
ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور گھر مین پکانے کو دیا اور خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین

ف معجزہ احیاء اموات کے بیان مین

حاضر ہوئی بڑے لڑکے نے چھوٹے بھائی کو جس طرح بکری کو ذبح کرتے دیکھا تھا کھیل سمجھکر ذبح
کر ڈالا ماں نے جب یہ حال دیکھا پریشان ہو کر دوڑیں وہ لڑکا بھاگا ماں پیچھے اوسکے دوڑیں
وہ لڑکا کوٹھے پر چڑھ گیا اور مارے ڈر کے نیچے گر پڑا اور وہ بھی مر گیا حضرت جابرؓ جب گھر میں آئے دونوں لڑکوں کو
مردہ پایا یہ کمال قوت ایمانیہ تھی کہ صبر کیا اور شکیبائی اختیار کی اور اس خیال سے کہ اگر نبی کریم تشریف
لا رہے ہیں آپکو ملال ہوگا کھانا تیار کیا اور دونوں لڑکوں کی لاشوں کو کوٹھری میں چھپا دیا اور
نبی کریم کی مہمانداری میں مصروف ہوئے سید عالم تشریف لائے کھانے کے وقت جابرؓ سے کہا
کہ اپنے لڑکوں کو بلالو انہوں نے بخیال حضور کی ملال کے اس امر کو اول مخفی کیا جب حضور نے
تاکید فرمایا اوسوقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ دونوں اسطرح پر مر گئے حضور نے
اون بچوں کی لاشوں کو منگا کر اونکو زندہ کر دیا اونہوں نے حضرت کے ساتھ کھانا کھایا اور
زندہ رہے ایک مدت دراز تک اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتگذاری کی
برکت سے حضرت جابرؓ کے غم اور اندوہ کو مسرت کے ساتھ بدل دیا اسیطرح جو کوئی خدا اور
رسول کے واسطے مشقت اوٹھاتا ہے اور باوجود ملال پہنچنے آنکے اطاعت پر ثابت قدم رہتا ہے
انجام کو مسرت دائمی اوسکو حاصل ہوتی ہے اور مروی ہے کہ زندہ کیا نبی کریم نے اپنے
والدین کو اور ایمان لائے وہ جناب سید البشر کی رسالت پر اور پھر اوسیوقت انتقال کیا
اور آپنے اونکو دفن کر دیا محدثین نے احیاء والدین کی احادیث کی صحت میں کلام کیا ہے
شیخ نے مدارج میں اور مشکوۃ کی شرح میں لکھا ہے کہ متاخرین نے اون احادیث کو
اثبات کر کے اعتبار کو پہونچایا ہے اور یہ دلیل ہے متاخرین کی گویا احادیث حد ذات
میں ضعیف ہیں لیکن کثرت طرق کی وجہ سے حد قوت کو پہونچگئے ہیں اور ابو نعیم نے
روایت کی ہے کہ حضرت جابرؓ نے ایک بکری ذبح کی تھی جب اوسکو پکا کر حضرت صلی اللہ علیہ

کے پاس لائے حاضرین نے اوسکو کھایا حضور نے ارشاد کیا کہ کھاؤ لیکن ہڈی نہ توڑو بعدہ ہڈیان اوسکی جمع کین اور دست مبارک اوسپر رکھا اور کچھ فرمایا ناگاہ وہ بکری کان جھاڑتی ہوئی اوٹھکر کھڑی ہوئی اور کمال قدرت حضور کی احیاء اموات مین اسدرجہ پر تھی کہ نام مبارک کی برکت سے مردہ زندہ ہوتا تھا چنانچہ ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے حضرت انس سے رضی اللہ عنہ فرمایا اونھون نے کہ ایک جوان نے انصار سے وفات کی اور اونکی مان تھین بڑھیا اور نابینا ہمنے اونکی لاش کو کپڑا اوڑھا دیا اور اونکی مان سے تعزیت کی اون بی بی نے کہا کیا میرا لڑکا مر گیا ہے ہمنے کہا ہان اونھون نے عرض کیا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مین نے ہجرت کی تیری طرف اور تیرے رسول کی طرف اس امید پر کہ تو میری مدد کرے اور دادرسی فرماوے ہر شدت اور مصیبت مین پس مجھپر اس مصیبت کا بوجھ نہ رکھ ہم اسی جگہ پر تھے کہ وہ مرد زندہ ہوگیا ہمنے کپڑا اوسکے منہ پر سے اوٹھایا اور اونہون نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا یہ برکت تھی اسکی کہ اون صحابیہ نے استغاثہ کیا تھا حضور جناب الٰہی مین بوسیلہ خدمتگذاری جناب سرور عالم کے اور جسطرح حضور نے معجزہ سے حیات ظاہری عطا کی ہے اونکو اسیطرح کمال کرم سے حیات ابدی اپنے فیضان سے دی ہے اپنے خدمتگذارون کو جو سچے عاشق ہین حضرت کے کہ وہ مثل شہدا کے زندہ ہین اور ظہور اونکی حیات کا بعد مرنے کی بطریق کرامت کے کہ درحقیقت وہ بھی بڑا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا اعلی طور پر ہوگیا ہے چنانچہ مروی ہے کہ زید بن خارجہ انصاری خزرجی کہ حاضرین بدر سے ہین اور بیعت رضوان بھی اونھون نے حضرت سید عالم کے دست مبارک پر کی ہے انتقال کیا اونھون نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین کلام کیا اونھون نے بعد وفات کے اور وہ کلام محفوظ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابو بکر الصدیق الضعیف فی نفسہ

اَلْقَوِیُّ فِیْ اٰمْرِہٖ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ صَدَقَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ صَدَقَ
صَدَقَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ عَلٰی مِنْهَاجِهِمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ ایسا ہی جامع الاصول مین اوسکی روایت کی ہے
ابوبکر بن ضحاک نے سعید ابن مسیب سے کہ ایک شخص نے انصار سے انتقال کیا جب اوسکو
کفن پہنا دیا گیا اور لوگ آئے جنازہ اوٹھانیکو کلام کیا اونہون نے اوسکہا محمد الرسول اللہ
اور مواہب اللدنیہ مین ہے کہ کہا نعمان بن بشیر نے کہ تھے زید بن خارجہ سرداران انصار سے
مدینہ منورہ کی ایک راہ مین جاتے تھے درمیان ظہر اور عصر کے گر پڑے اور انتقال کیا عورتین
انصار کی آئین اور بین کرتین اور مرد بھی انصار کے اور وہ اوسی حال پر رہے درمیان مغرب
اور عشا کے لوگون نے سنا کہ وہ کہتے تھے چپ رہو پس دیکھا لوگون نے آواز آئی تھی کپڑے کے
نیچے سے کھول دیا اونکے منہ اور سینہ کو کہتے تھے محمد الرسول اللہ نبی الامی خاتم النبیین لا نبی
بعدہٗ وکان ذٰلک فی الکتاب الاول ثم وصدق صدق ھٰذا رسول اللہ السلام علیک
یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ روایت کیا اسکو ابوبکر ابن دنیا نے کتاب من عاش
بعد الموت مین اور روایت کی گئی ہے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہ تھا وہ اونمین
کہ تھا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا اونہون نے ثابت بن قیس ابن شماس کو
کہ مارے گئے تھے یمامہ مین پس سنا ہمنے اونسے اوس وقت جب رکھا ہے اونکو قبر مین کہتے تھے
محمد الرسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان ابن عفان البر الرحیم پس نظر کی ہمنے
اونکی طرف دیکھا اونکو مردہ ایسا کہا ہے شفا مین اور ایک قسم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
معجزات کی ہے مقبول ہونا حضور کی دعا کا اور نفع پہونچنا اوس سے خلق کو مروی ہے
کہ انس ابن مالک کو اونکی والدہ حضرت سرور عالم کی حضور مین لائین اور عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آپکا خادم ہے آپ اسکے حق مین دعا کیجئے حضرت سید عالم نے دعا کی

اور انکے حق مین کہ اے اللہ زیادہ کر اسکے مال کو اور اولاد کو اور برکت دی اوسکو پس اللہ تعالی نے اونکو بہت بڑی نعمت دی چنانچہ حضرت عکرمہؓ روایت کرتے ہین کہ کہا حضرت انس نے قسم ہے خدا کی مال میرا بہت ہے اور اولاد میری سو سے زیادہ ہین اور مروی ہے کہ اونکی نخل ایک سال مین دو بار پھلتی تھے اور دعائے برکت کی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن ابن عوف کو چنانچہ وہ فرماتے ہین کہ مین اگر مین سے پتھر اوٹھاتا ہون امید رکھتا ہون کہ نیچے اوسکے سونا پاؤنگا مروی ہے کہ جب وہ ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین آئے ہین اونکے پاس کچھ نتھا فقیر تھے حضور کی دعا سے اسقدر برکت اونکے مال مین ہوئی کہ ایک روز مین تیس غلام آزاد کرتے تھے اور تصدق کیا اونہون نے ایک مرتبہ مین اپنے قافلہ کو کہ اوسمین سات سو اونٹ اور ہر قسم کا مال تھا خیرات کیا اون سب اونٹون کو معہ مال اور اسباب کے اور باوجود اسقدر خیرات کرنیکے اسقدر مال بعد وفات کے اونکے ملک مین تھا کہ پچاس ہزار دینار اونہون نے وصیت کی تھی اور چار بیبیان اونکی تھین اور ہر ایک زوجہ کو چوتھائی حصہ ثمن کا کہ زوجات کا حصہ ہے یعنے روپیہ مین آدہ آنہ کے حساب سے اسی ہزار اور ایک روایت مین ہے کہ ایک لاکھ ملا تھا اور مروی ہے کہ حضرت سرور عالمؐ نے حضرت ابن ابی وقاص کو دعا دی تھی کہ اللہ تعالے اسکی دعا کو قبول کرے جب اونہون نے کسیکے حق مین دعای خیر یا دعائے بد کی فوراً مستجاب ہوئی اور دعا کی تھی نبی کریم نے اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِالْعُمَرِ اے اللہ مدد کر اسلام کی ساتھ عمر کے اللہ تعالے نے اونکی سعی سے اسلام کو اسقدر ترقی دی کہ مشرق سے مغرب تک پھیل گیا اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب سے حضرت فاروقؓ ایمان لائے ہمیشہ ہملوگ عزت اور غلبہ پر رہے اور دعا دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نابغہ جعدی کو واسطے اونکے ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی اونکی عمر ہوئی تھی اور کوئی دانت اونکا نگرا تھا اور اگر کوئی دانت

کرتا تھا تو دوسرا اوسکی جگہ پر نکل آتا تھا اور دعا کی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس کے
حق مین کہ ای اللہ اسکو فقیہ کر دین مین اور سکھا اسکو تاویل یعنے قرآن مجید کے معانی پس یہ
شان اونکو اللہ تعالے نے دی کہ اونکا نام ہو گیا تھا ترجمان قرآن اور دعا کی تھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ ابن جعفر کے حق مین برکت کی جب وہ کوئی
شئے خریدتے تھے اللہ تعالے اونکو نفع دیتا تھا اور ایسی ہی دعائے برکت حضرت سرور عالم
نے عروہ بن ابی جعد کو دی تھی بخاری نے لکھا ہے کہ اگر وہ خاک بھی لیتے تھے تو اللہ تعالے
اونکو نفع دیتا تھا اور دعا دی تھی حضور نے حضرت سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو
کہ ای اللہ نگاہ رکھ علی کو گرمی اور سردی سے پس جناب امیرؑ گرمی مین سردی کا لباس
پہنتے تھے اور سردی مین گرمی کا اور اثر سردی اور گرمی کا آپکو نہوتا تھا اور جناب سرور عالم
نے حضرت سیدہ بی بی فاطمہ علیہا السلام کو دعا دی تھی کہ بھوک نہو اوسوقت سے کبھی
بھوک نہوئی مین طفیل بن عمرو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ایک
نشانی اور کرامت میری قوم کیواسطے مجھکو عنایت ہو حضور نے دعا کی کہ اللہ اسکو
ایک نور عنایت کر پس چمکنے لگا ایک نور اونکی آنکھون کے درمیان مین عرض کیا
اونھون نے یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون کہ لوگ دیکھکر برص سمجھین گے پس وہ نور
پھر کر اونکے تازیانہ مین آگیا روشن ہو جاتا تھا اونکا تازیانہ شب تاریک مین
اور اونکا لقب ہو گیا تھا اسوجہ سے ذوالنور اور قوم مضر پر حضور نے بد دعا کی
اونپر قحط پڑا پھر قریش نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مہربانی طلب کی آپنے
رحمت سے دفع قحط کی دعا کی اللہ تعالے نے اوسکو دفع کر دیا اور کسرا نے جب
حضور کے نامہ کو پھاڑ ڈالا آپنے اوسکے حق مین فرمایا کہ پھاڑ ڈالی جاوے اوسکی حکومت

غیسان ہے اور پانی اسکا شور ہے حضور نے ارشاد کیا بلکہ نام اسکا نعمان ہے اور پانی اسکا اچھا ہے پس پانی اوسکا شیرین اور خوشگوار ہو گیا اور ایک مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول مین آب زمزم لایا گیا حضور نے لعاب دہن اوسمین ڈالدیا وہ مشک کیسے زیادہ خوشبودار ہو گیا اور ایکبار حضور نے ایک ڈول مین لعاب دہن مبارک ڈالکر اوسکو ایک کنوئین مین ڈالدیا اوسمین خوشبو سے مشک پھیل گئی اور حسنین علیہما السلام ایکبار شدت پیاس سے روتے تھے حضور نے اپنی زبان مبارک اونکے دہن مین دیدی اونہون نے اوسکو چوسا فوراً تسکین ہو گئی اور اکثر چھوٹے بچے نکے دہن مین جناب سرور عالم لعاب دہن مبارک ڈالدیتے تھے شام تک اونکو کفایت کرتا تھا یعنے بھوکے اور پیاسے نہوتے تھے اور منجملہ حضور کے لمس کی برکت کے ایک یہ معجزہ ہے کہ سلمان فارسے کو یہود نے مکاتب کیا تھا چالیس اوقیہ طلا پر اور اس بات پر کہ تین سو درخت خرمے کے بٹھائے جاوین اور وہ بلند ہون اور پھلین یعنے جب تین سو درخت خرمے کے لگا کے جاوین اور وہ پھل دین اور چالیس اوقیہ سونا دین اوسوقت سلمان آزاد ہون ہماری ملک سے حضور نے وہ درخت خود اپنے دست مبارک سے بٹھائے حضور کے دست مبارک کی برکت سے وہ درخت اوسی سال مین بڑہے اور پھلے ایک درخت کو بروایت عبد اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور بروایت بخاری سلمان نے بٹھایا تھا وہ نہ پھلا حضور نے اوسکو اوکھاڑ کر پھر بٹھا دیا وہ بھی اوسی سال مین پھلا اور پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مثل چڑیا کے انڈے کے سونا اپنی زبان مبارک پر لگا کر بس اوسمین سے چالیس اوقیہ سونا یہود کو اونہون نے دیا اور جسقدر دیا تھا اوسقدر اونکے پاس باقی رہا اور اوس ایک درخت کی نہ پھلنے مین علما نے فرمایا ہے کہ اصحاب رسول صاحب کرامت تھے مگر اوسوقت ظہور کرامت اسوجہ سے نہوا کہ سرور عالم خود موجود تھے

آفتاب کے سامنے تارے کام نہین دیتے ہین اور اسیوجہ سے اسوقت تک مدینہ منورہ مین کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود موجود ہین کسی ولی سے کرامت ظاہر نہین ہوتی ہے
اور قیس بن عقیل کہتے ہین کہ ایک برتن مین جو کے ستو تھے اول خود حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے نوش فرمائے بعدہ مجھکو مرحمت کیے مین نے کھائے پس ہمیشہ مین اوس
سے سیر ہوتا تھا جب بھوکا ہوتا تھا اور سیراب ہوتا تھا جب پیاسا ہوتا تھا اور سرد
ہوتا تھا جب گرم ہوجاتا تھا اور مروی ہے کہ ایک پانی کی مشک تھی حضور نے اوسکا منہ
باندھ دیا اور دعا کی اوسپر جب وقت نماز کا آیا اور قافلہ ٹھیرا اوس مشک کو کھولا
دیکھا تو اوسمین نہایت اچھا دودھ تھا اور مسح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قیس بن زید کے سر پر اور دعا کی اونکے حق مین عمر اونکی سو برس کی ہوئی تمام سر اونکا
سفید ہوگیا تھا لیکن وہ مقام جہان حضور کا دست مبارک پہونچا تھا اوسیطرح سفید
نہوا تھا اور عائذ بن عمرو جنگ حنین مین مجروح ہوے حضور نے اونکے منہ کو پاک کیا
اور دعا کی اونکے حق مین پس صاف اور روشن ہوگیا تھا اونکا چہرہ اور مسح کیا تھا
حضور نے ایک صحابی کے منہ پر پس ہمیشہ اونکے منہ پر ایک نور چمکتا تھا اور مسح کیا
جناب سرورعالم نے حضرت قتادہ بن ملحان کے منہ پر پس اونکے چہرہ پر ایسی چمک
اور روشنی تھی کہ دکھائی دیتا تھا منہ اونکے چہرہ مین جیسے دکھائی دیتا ہے منہ آئینہ مین
اور مسح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن زید بن خطاب کے سر پر اور
وہ پستہ قد تھے اور باپ اونکے لنبے تھے اور دعائے برکت فرمائی اونکے حق مین پس
بڑھ گئے وہ اور مردون سے زیادہ طویل قامت اور زیادہ حسن اور جمال کے
اور پانی چھڑکا ایک مرتبہ جناب سرورعالم نے زینب بنت ام سلمہ کے منہ پر پس اونکا سا

حسن وجمال کسی عورت مین پایا نجاتا تھا اور کہتے ہین کہ پانی حضور نے اونکے اوپر انڈرے
مزاح اور ہنسی کے چہرے کا تھا شیخ لکھتے ہین بعد اس روایت کے تعالے اللہ جب
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہنسی کا یہ حال تھا تو حضور کے عزم اور جد کی کیا تاثیر
ہو گی اور کہا حضور نے دست مبارک حنظلہ بن جذیم کے سر پر اور دعائے برکت
فرمائی اللہ تعالے نے برکت سے دست شریف کی یہ تاثیر اونمین دی تھی کہ آتے تھے اونکے
پاس وہ لوگ جنکے چہرہ پر ورم ہو جاتا تھا اور لائی جاتی تھین اونکے پاس وہ بکریان کہ
جنکے تھنون پر ورم ہوتا تھا اور رکھتے تھے اوس مقام پر جہان حضور کا دست مبارک
رکھا گیا تھا اللہ تعالے اونکا ورم دفع کر دیتا تھا اور جو کوئی مجنون یا آسیب زدہ
حضرت سرور عالم کی حضور مین آتا تھا سید عالم اوسکے سینہ پر ہاتھ رکھدیتے تھے
وہ اچھا ہو جاتا تھا اور حضرت جابر کا اونٹ نہایت سست اور درماندہ تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی جو حضور کے دست مبارک مین تھی اوسکی چھودے
وہ ایسا تیز ہو گیا کہ اوسکی مہار کوئی نگاہ نہ رکھ سکتا تھا اور حضرت سعد بن عبادہ کا
حمار نہایت سست قدم تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری سے ایسا تند اور تیز
ہو گیا کہ کوئی جانور اور اسپ ترکی اوسکا ساتھ نہ دے سکتا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی گھوڑے
کے اوپر سوار نہو سکتے تھے حضرت سرور عالم نے اونکے سینہ پر مارا وہ بہت بڑے شہ زور ہو گئے
عرب مین اور حضرت عکاشہ کی تلوار جنگ بدر مین ٹوٹ گئی حضور نے ایک درخت کی چھڑ
اونکو مرحمت کی وہ شمشیر بران ہو گئی وہ ہمیشہ اوس سے لڑائی مین مقابلہ کرتے رہے یہانتک
کہ اہل ردت کی لڑائی مین شہید ہوئے اور نام اوس تلوار کا عون تھا اور عبد اللہ بن جحش کو
جنگ احد مین حضور نے ایک شاخ خرمہ عنایت کی وہ تلوار ہو گئی اور قتادہ بن نعمان کو

شب تاریک مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما دی وہ روشن ہوگئی اور حضور نے
اونکو خبر دی کہ جب تم گھر مین پہونچوگے ایک سیاہی دیکہوگے اوسکو اس چوب سے مارنا وہ شیطان
ہی وہ جب گھر مین پہونچے سیاہی دیکھی اور اوسکو مارا وہ باہر نکل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی شکایت کی کہ مجھکو احادیث سہو لجاتے ہین حضرت نے اونسے فرمایا
کہ ردا پہیلاؤ اور دست مبارک اوسکی ردا پر رکھدیا اور فرمایا اسکو اپنے بدن سے لگالو اوسکی برکت سے
اونکو علم یاد رہنے لگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور منجملہ معجزات جناب سید عالم کے ہی آگاہ ہونا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پوشیدہ باتون پر اور جو کچھ کہ ہونیوالا تھا اوسکی خبر دینا فرمایا ہی شیخ نے
مدارج مین کہ علم غیب اصالۃً مخصوص ہی اللہ تعالے جلشانہ کے ساتھہ کہ وہ علام الغیوب ہے
اور جو کچھ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے تابعداروں سے ظاہر ہوا ہی بوحی ہے یا بالہام چنانچہ
حضور نے خود ارشاد کیا ہی کہ نہین جانتا ہون مین مگر وہ جو اللہ تعالے نے مجھکو سکہایا ہے
اور اوپر پایہ بلند کو پہونچ چکا ہی کہ حدیث شریف سے ثابت ہی کہ علم اولین اور آخرین اللہ تعالے نے
اپنے حبیب کو سکہادیا ہے اور شفا مین لکھا ہی کہ یہ باب ایک ایسا دریا ہے کہ اوسکا قعر معلوم
نہین ہوتا ہی اور نہ معلوم ہے باقطع اور پہونچا ہی بتواتر یعنے حضور کے علم کی انتہا معلوم نہین ہو سکتی
ہی بعد ایسا وسیع علم ہونا آنحضرت کا تواتر سی ثابت ہے اور قطعی ہی کہ مسلمان اس سی انکار
نہین کر سکتا ہی اور اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت مغیبات کی یعنے پوشیدہ باتونکی
دو قسم کی ہین ایک قسم وہ ہی جو قرآن مجید مین مذکور ہے اور ایک قسم وہ ہی جو احادیث مین
مروی ہی منجملہ اوسکے اگر انصاف سی دیکھا جائے تو ایک حدیث کافی جسکو روایت کیا ہے
حذیفہ بن یمان نے کہا اونہون نے رضی اللہ تعالے عنہ کہ خطبہ پڑھا جناب سرور عالم نے
ایک روز پس نچھوڑا کسی چیز کو کہ واقع ہوگا قیامت تک مگر یہ کہ بیان فرمایا اوسکو یاد کیا اونکو

معجزات حال آنحضرت صلعم در پیشگوئیہا مین

جسنے کہ یاد کیا اور بہلا دیا اوسکو جسنے کہ بہلا دیا اور تحقیق جانا ہی اوسکو ہمارے یارون نے اور کبھی ہوتی ہے کوئی چیز اوسمین سے کہ ہم اوسکو بہول گئی ہین پس دیکھتے ہین ہم اوسکو اور پہچانتے ہین اور یاد آجاتا ہی ہمکو جیسا کہ یاد رکہتا ہے کوئی شخص کسی شخص کے منہہ کو اور غائب ہو جاتا ہی وہ پہر جب دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہے اوسکو اور کہا حذیفہ نے نہین جانتا ہون مین کہ ہمارے یارون کو بہول گیا ہی یا دیدہ و دانستہ فراموش کرتے ہین قسم ہی خدا کی ترک نہین کیا ہی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک بہی فتنہ اوٹہانیوالیکو دنیا کی ختم ہونے تک کہ تین سو آدمی اوسکے ساتھ ہونگے مگر یہ کہ بیان فرمایا ہے نام اوسکا اور نام اوسکے باپ کا اور نام قبیلہ کا یعنے اس تفصیل سے ارشاد کیا ہی اور کہا ہی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہین کیا ہی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے اوس خبر سے کہ ہلاتا ہی پرندہ اپنے بازؤن کو آسمان مین مگر یہ کہ ذکر کیا ہی ہمسے اوسمین ایک علم اور روایت کیا ہی مسلم نے ذکر دجال مین حدیث ابن مسعود سے وہ کہتے ہین کہ بہیجتے ہین مسلمان دس سوارون کو طلیعہ اور مین پہچانتا ہون انکے نامون کو اور اونکے باپون کے نامون کو اور پہچانتا ہون اونکے گہوڑونکے رنگ کو اور وہ بہتر ہین سواران روی زمین سے یہ علم اونکو محض بتعلیم نبی کریم حاصل تہا اور اخبار صحیحہ سے ثابت ہی کہ سکہادیا تہا جناب سید عالم نے اور وعدہ فرمایا تہا آپنے یارون سے کہ اعدا پر تمکو غلبہ ہوگا فتح ہوگا مکہ اور بیت المقدس اور یمن اور شام اور عراق اور ظاہر ہوگا امن طریق اسقدر کہ سفر کریگی ایک عورت حیرہ سے مکہ معظمہ کو راتون کو اور نڈریگی مگر اللہ تعالے سے اور خبر دی تہی اپنے قیام کی مدینہ منورہ مین قبل از ہجرت کے اور وہ وقوع مین آیا اور خبر دی تہی حضور نے کہ اللہ تعالے کہول دیگا میری امت پر دنیا کو بانٹ لین گے وہ خزانے کسرا اور قیصر کی اور بہاگ جاویگا کسرا اور اہل فرس یہانتک کہ نرہیگا کسرا اور قیصر اور یہ سب وقوع مین آیا جناب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی

خلافت مین کسرا اور قیصر دونونکی حکومت مسلمانون کے قبضہ مین آگئی اور وعدے اللہ اور اوسکے رسول کے پورے ہوگئے اور خبر دی نبی کریم نے فتح قلعہ قموص کی جو ایک قلعہ ہے خیبر کے قلعون سے مطابق اوسکے وقوع مین آیا مفصل حال اوسکا یہ ہے کہ جب حصار قموص کا محاصرہ کیا جاتا تھا جناب سرور عالم کو درد شقیقہ طاری ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسبب درد کے بنفس نفیس اوس معرکہ مین نجا سکتے تھے اور وہ قلعہ نہایت محکم تھا ہر روز حضور علم مبارک اپنی ایکیار کو دیتے تھے اور لڑائی پر بھیجتے تھے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر نے علم رسول اللہ اوٹھایا اور قلعہ کے نیچے آئے اور سخت مقابلہ کیا اور قلعہ فتح نہوا آپ پلٹ گئے دوسرے روز حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے علم مبارک اوٹھایا اور پہلے دن سے بھی سخت تر مقابلہ کیا اوسدن بھی فتح نہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ اول روز حضرت فاروق رضہ نے مقابلہ کیا اور دوسرے دن حضرت صدیق رضہ نے اور تیسرے دن پھر حضرت فاروق رضہ نے اور قلعہ فتح نہوا شب کو رسولکریم نے فرمایا البتہ کل مین نشان کو دونگا ایک ایسے مرد کو جو کرار غیر فرار ہے یعنے لڑنیوالا اور نہ بھاگنے والا ہے دوست رکھتا ہے اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور اوسکا رسول فتح کریگا اللہ تعالے یعنے خیبر کو اوسکے ہاتھ پر سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب رسولکریم نے یہ ارشاد کیا اوس شب کو یاران رسول اللہ شور و شغب مین تھے کہ آیا نشان مبارک حضرت سرور عالم کل کسکو دیتے ہین اونمین سے ابو بریدہ بن حصیب کہتے ہین کہ ہم مین جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین کچھ منزلت رکھتا تھا امیدوار تھا کہ مرد حامل لواء وہ ہو وے اور منقول ہے کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہ نے جب رسولکریم کا ارشاد سنا کہا اللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ اے اللہ جسکو تو دے کوئی روک نہین سکتا اور جسکو تو مانع ہو کوئی دے نہین سکتا اور مروی ہے کہ جناب جلالت مآب نے

آنکھون مین آشوب تھا اسوجہ سے اوس سفر مین حضور کے ہمراہ نتھے مدینہ منورہ ہی مین رہ گئی تھے اور
آشوب چشم بہت سخت تھا چنانچہ کسی شئے کو دیکھہ نہ سکتے تھے آپنے اپنے دلمین کہا کہ تخلف کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا نہین ہی اور سامان سفر کیا اور مدینہ منورہ سے روانہ ہوے اثناء راہ
مین یا بعد پہنچنے خیبر کے حضرت سرور عالم کے پاس پہونچے ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین کہ جب صبح ہوئی سب یاران رسول اللہ خیمہ مبارک کے دروازہ پر
حاضر ہوے اور ہر ایک امیدوار تھا کہ اس دولت سے سرفراز ہو حضرت سعد ابن ابی وقاص
کہتے ہین کہ جناب سرور عالم کے سامنے زانو پر بیٹھا اور پھر کھڑا ہوا اس امید پر کہ وہ شخص مین ہون
اور حضرت ابوہریرہ سیدنا عمر فاروق سے روایت کرتے ہین کہ اونہون نے فرمایا ہرگز امارت کو
کبھی مین نے نہین چاہا سوا اوس روز کے القصہ جناب سرور عالم خیمہ شریف سے برآمد ہوے
اور فرمایا علی کہان ہین عرض کیا انکی آنکھین دکھتی ہین ارشاد ہوا انکو بلا لے آؤ سلمہ بن اکوع
جناب ولایت مآب کا ہاتھہ پکڑ کر جناب رسالت پناہ کی حضور مین لے آئے سیدنا علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی اونہون نے فرمایا کہ جب مین نبی کریم کے پاس پہونچا سرور عالم
نے میرا سر اپنے کنار مبارک مین رکھا اور لعاب دہن شریف میری آنکھون مین ڈالا اور ایک
روایت مین ہی کہ لعاب دہن اطہر اپنے کف دست مین ڈالا اور میری آنکھون پر ملا حضور کے
لعاب دہن کی برکت سے فوراً درد آنکھہ کا جاتا رہا اور صحت کلی مجکو حاصل ہو گئی اور پھر کبھی
میری آنکھون اور سر مین درد نہین ہوا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جناب امیر نے
حضور نے میرے حق مین دعا فرمائی ارشاد کیا اے پروردگار گرمی اور سردی کو
اوس سے اوٹھا لے حضرت امیر فرماتے ہین پھر کبھی مجھکو سردی اور گرمی معلوم نہین ہوئی
اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جناب امیر کو پہنائی

اور ذوالفقار اونکی کمر مبارک مین باندھی اور علم مبارک اونکو دیا اور روانہ کیا حضرت امیرؑ نے
عرض کیا یا رسول اللہ مقابلہ کرون یہانتک کہ مثل ہمارے ہوجاوین یعنے مسلمان ہوجاویں
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی لڑنیین جلدی نکرنا یہانتک کہ اونکے میدان مین پہنچنا
اوسوقت دعوت اسلام کرنا اور آگاہ کرنا اونکو خداوند تعالے کے حقوق سے کہ جو مسلمانی تھین
اور پیر واجب ہی قسم ہے خدا کی خدا کی راہ راست ایک مرد کا دیکھنا تیری وجہ سے بہتر ہے
تجکو اس سے کہ اونٹ سرخ بال والے تیرے پاس ہون اور اللہ تعالے کی راہ مین تصدق کرے
پس جناب امیر علیہ السلام نے علم مبارک لیا اور روانہ ہوے یہانتک کہ قلعہ قموص کے
نیچے پہونچے اور علم مبارک گاڑا ایک یہودی نے بالائی حصار سے آکر آپسے پوچھا تم کون ہو جناب
امیرؑ نے ارشاد کیا مین ہون علی ابن ابیطالب یہودی چلایا کہ اے اہل خیبر مغلوب ہوے تم
اور ایک روایت مین ہے کہ یہودی نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے توریت موسیٰؑ کو دی
یہ مرد بغیر فتح کیے ہوے نجاویگا منقول ہے کہ اول سب سے حارث یہودی بھائی مرحب کا
اپنی خروج لیکر قلعہ سے نکلا اور مسلمانون سے مقابلہ کیا اور دو شخصون کو شہید کیا جناب
امیرؑ نے اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب مین اوسکو جہنم مین پہونچایا مرحب نے جب بھائی کو
مقتول دیکھا فوراً اپنے لشکر کے ساتھ قلعہ سے باہر نکلا اور رجز پڑھا اور بہت کچھ اپنی
مدح کی اور مروی ہے کہ اہل خیبر مین اوس سے بڑھکر کوئی جوانمرد نتھا اور اوس روز
وہ کافر دو زرہ پہنے تھا اور دو تلوارین حمائل کیے تھا اور دو عمامہ سر پر باندھے تھا
اور اوسپر خود رکھے ہوے تھا اور ایک نیزہ تھا اوسکے پاس جسکی سنان تین من کی تھی
یعنے قریب دو سیر مروجہ حال کے کوئی شخص اہل اسلام سے اوسکے مقابلہ کو نہ نکل سکا سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اوس کافر کی طرف بڑھے اور رجز پڑھا جسکے اول مصرعہ کا

یہ مضمون تھا کہ مین وہ ہون کہ میری ماں نے میرا نام رکھا ہے حیدر یعنے شیر اور کہتے ہین کہ مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ ایک شیر اوسکو مار ہی ڈالتا ہے اللہ تعالے نے جناب ولایت مآب کو کہ باب مدینۂ علوم نبوی ہین اسکا علم دیدیا تھا اسواسطے حضور نے اپنا نام مبارک حیدر فرمایا تاکہ مرحب کو خواب اپنا یاد آجاوے اور خوف اوسکے دلمین پیدا ہو الغرض جب دونون مبارز مقابل ہوے اوس دشمن خدا نے چاہا کہ تلوار حضور پر مارے آپنے تیز دستی کی اور ذوالفقار کو میان سے نکالکر اوسپر مارا ذوالفقار حیدری سپر اور خود اور عمامہ کو کاٹکر کافر کے حلق تک پہونچی اور ایک روایت مین ہے ذوالفقار صفدری قربوس زین پر پہونچی اور عدو اللہ کو دو ٹکڑے کیا سپہ لشکر اسلام نے حملہ کیا اور یہودی قتل ہونے لگے جناب امیر نے اوس روز سات امرائے یہود کو جو بڑے شجاع تھے قتل کیا یہودی پریشان اور بدحواس ہو کر قلعہ کی طرف بھاگے اور جناب امیر علیہ السلام نے اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک یہودی نے ایک ضرب جناب ولایت مآب کے دست مبارک پر ماری سپر حضور کے ہاتھ سے گر گئی دوسرے یہودی نے سپر کو اوٹھا لیا آپکو نہایت غضب آیا اور حملہ کیا اور دروازہ حصار پر پہونچ گئے اور ایک دروازہ آہنی اوکھاڑ لیا اور اوسکو سپر بنایا جو یہود قلعہ قموص مین تھے اور جو اور باقی قلعون مین تھے جب اونھون نے یہ قوت بازو اسد اللہ کی دیکھے امان مانگی جناب امیر نے حضرت نبی کریم سے اجازت لیکر پناہ دی اس شرط پر کہ نقد اور ہتیار اہل اسلام کیواسطے چھوڑ دین اور کوئی شے چھپاوین نہین اور اوس دیار سے باہر نکل جاوین اور منقول ہے کہ بعد فتح کے حضرت امیر المومنین نے اوس در کو اپنے سر کے پیچھے سے اسی بالشت کے فاصلہ پر پھینک دیا سات آدمیون نے متفق ہو کر زور کیا کہ اوسکو پلٹ دین نہ پلٹ سکے اور چالیس آدمیون نے چاہا کہ اوسکو اوٹھالین عاجز ہو گئے اور وہ نہ اوٹھا یہ کرامت بینہ تھی۔

جناب سید الاولیا کے کہ جو جنگ خیبر مین ظاہر ہوئی اور کرامت ولی معجزہ ہوتا ہی نبی کا لیکن سوائے پیشین گوئی کے فتح ہونا قلعہ کا یہ دوسرا معجزہ ہے جناب سرور عالم کا الغرض جب یہ خبر جناب سید البشر کو پہونچی بہت خوش ہوئے اور بعد فتح کے جناب سیدنا علی مرتضی حضرت سرور عالم کیطرف متوجہ ہوئی نبی کریم اونکی استقبال کیواسطے خیمہ مبارک سے باہر نکل آئی اور جناب امیرؑ کو کنار مبارک مین لے لیا اور دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے علیؑ تمہاری سعی مشکور کا حال مجھکو پہونچا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے ارشاد کیا مین تجھسے راضی ہون حضرت ولایت مآب رودیے حضور نے فرمایا اے علی یہ گریہ فرح اور خوشی کا ہی یا گریہ اندوہ ہی عرض کیا جناب امیرؑ نے گریہ خوشی کا ہی اور کیونکر مین خوش نہون کہ آپ مجھسے راضی ہوئی سید عالم نے ارشاد کیا مین تنہا تجھسے راضی نہین ہون بلکہ پروردگار عالم اور ملائکہ اور جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سب تجھسے راضی ہین اور بعد فتح کے زینب حارث برادر مرحب کے بیٹے نے ایک بکری کا بچہ بہونکر اور زہر آلود کر کے شب کو بطور ہدیہ کے حضور کی خدمت مین بھیجا ایک جماعت صحابہ حاضر تہی حضور نے فرمایا آؤ کہانا شب کا کہالین الغرض اوسکی نکری کیی گئی حضور نے ایک لقمہ اوسکی دست کے گوشت سے اوٹہایا اور دہن مبارک مین رکہا اور صحابہ سے فرمایا کہ اسکو نکہاؤ یہ بازو مجھسے کہتا ہی کہ مجھکو زہر آلود کیا ہی بعدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب اور روساء یہود کو بلایا اور فرمایا مین تمسے کچھہ پوچھونگا بیان کرو گے اونہون نے کہا ہان حضور نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے اونہون نے کہا فلان شخص آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تمنے بلکہ تمہارا باپ فلان شخص ہے اونہون نے کہا آپنے سچ فرمایا پہر حضور نے ارشاد کیا کچھہ اور پوچھون سچ کہو گے اونہون نے کہا ہان سچ کہین گے اور اگر جھوٹ کہین گے آپکو معلوم ہوجاویگا مثل پہلے قول کے حضور نے فرمایا اس بزغالہ مین کچھہ زہر ملایا تہا زینب نے

کہا ہان مین نے ایسا کیا تھا حضرت نے فرمایا کیون یہ کام کیا زینب نے کہا کہ تمنے میرے باپ اور چچا
اور بھائی اور شوہر کو قتل کیا مین یہ سوچی کہ اگر تم دعوت مین کاذب ہو لوگ خلاصی پاوینگے
اور سچے ہو خدا تمکو آگاہ کردیگا اور ضرر نہ پہونچیگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ مسلمان ہو گئے
اور بہت سے اور بھی معجزات اس جنگ مین وقوع مین آئے ہین آپکے اعجاز کا حصر نہین ہو سکتا اور
جو فتنہ اور فساد آئندہ ہونیوالے تھے اوسکی بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دیدی تھی
اول اونمین سے واقعہ ہے حضرت سیدنا عثمان غنی کا رضی اللہ عنہ فرمایا تھا نبی کریم نے کہ مقتول ہونگے
عثمان درحالیکہ پڑہتے ہونگے وہ قرآن کو اور فرمایا تھا کہ پڑیگا خون اونکا اس آیہ شریفہ پر
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ اور ایسا ہی ہوا اور جو فساد کہ عہد خلافت حضرت خاتم الخلفا حضرت سیدنا
علی مرتضے رضی اللہ عنہ مین ہونیوالے تھے اون سبکی بھی بالتفصیل خبر دی تھی وہ سب وقوع
مین آگئے اور خبر دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی مرتضے کی شہادتکی
فرمایا تھا کہ بڑا بدبخت قوم مین وہ شخص ہے کہ رنگین کریگا علی کے سر کو اور ریش کو خون سے
باوجود اسکے کہ علی رضی اللہ تعالے عنہ قسمت کرنیوالا ہے جنت اور دوزخ کا لاتا ہے اپنے
دوستون کو بہشت مین اور دشمنون کو دوزخ مین شیخ نے اس روایت کی تحت مین مدارج
مین لکہا ہے کہ یہ امر مبنی ہے اسپر جو دوسری احادیث مین وارد ہے کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ
حکم نائب کار کرتے ہونگے قیامت کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جیسا کہ ساقیے
کوثر اونکی نسبت مین واقع ہے اور لکہا ہے علمانے کہ دشمن جناب ولایت مآب
خوارج اور نواصب ہین اور اونکی تکفیر کی ہے اور ایک حدیث مین وارد ہے کہ فرمایا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ولایت مآب سے کہ تجہ مین ایک شبہ ہے عیسی ابن مریم
سے کہ عداوت کی اونسے یہودنے یہانتک کہ بہتان لگایا اونکی والدہ کو اور محبت کی اونسے نصارا نے

یہانتک کہ اسیو مرتبہ پر اونکو پہونچایا کہ جو مرتبہ اونکو حاصل تھا چنانچہ اسیوجہ سے فرمایا ہی سیدنا
علی مرتضی نے کہ ہلاک ہونگے میری وجہ سے دو مرد ایک دوست افراط کرنیوالا کہ مدح اور تعریف
کریگا میری اسقدر کہ وہ وصف مجھہ مین نہین ہین دوسرے بغض کرنیوالا ایسا کہ بسبب عداوت کے
بہتان کریگا مجھپر اور فرمایا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہ فتنے ظاہر نہونگے جبتک
عمر زندہ ہی اور خبر دی تھی کہ وہ شہید ہونگے ویسا ہی ہوا اور زوجہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے پیٹ مین لڑکا ہی جب پیدا ہو میرے پاس لانا
چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا حضور نے اونکی دہنے
کان مین اذان کہی اور بائین کان مین تکبیر اور ڈالا اونکے منہہ مین لعاب دہن مبارک اور نام رکہا
اونکا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو الخلفا کو اور دوسری حدیث مین اور صاحب سے فرمایا ہے
اولاد عباس کا نکلنا سیاہ علمون کے ساتھہ اور ایذا پہونچانا اونکے ہاتھون سے اہلبیت سادات کو
اور خبر دی تھی حضرت سرور عالم نے جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی
ملک عراق مین اور یہ سب امر جیسے ارشاد ہوے تھے ویسے ہی وقوع مین آے اور
قزمان نامی ایک شخص کو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ اہل نار سے ہی جنگ خیبر مین اوسنے کفار سے
ایسا قتال کیا کہ لوگ حیران ہو گئے ایسا مجاہد ناری کیونکر ہوگا آخرکار وہ سخت زخمی ہوا
اور بیتاب ہوکر اوسنے خودکشی کی اپنی ہاتھہ سے اپنے تئین ہلاک کیا جب یہ حال حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور فرمایا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام کی حق مین کہ
یہ لڑکا میرا سید ہے اور صلح کرا دیگا اللہ تعالی اوسکی وجہ سے مسلمانون کی دو گروہ مین
چنانچہ ظہور اسکا حضور سے امیر شام کے ساتھہ صلح کرانیمین ہوا اور جناب سیدہ

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حضور نے فرمایا تھا کہ یہ میری اہلبیت مین اول ہی جو مجھسے ملے گئے چنانچہ بعد وفات شریف جناب سرور عالم کے اہلبیت مین پہلے سب سے جناب سیدہ نے وفات پائی اور مثل اسکے بہت روایات احادیث مین وارد ہین جمع واحصا انکا نہین ہو سکتا ہے اور منجملہ اعجاز جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک معجزہ یہ ہی کہ نگاہ رکھتا تھا اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کریم کو شر اعدا سے چنانچہ مروی ہی کہ جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی ابولہب کی زوجہ آئی تا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچائی اور برا کہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اوسوقت حاضر تھے اونہون نے حضور کی خدمت شریف مین عرض کیا یا رسول اللہ زوجہ ابولہب آتی ہے اور یہ عورت نہایت بیحیا اور بڑی بے ادب اور نہایت بدزبان ہی اسوقت حضور کا اس جگہہ سے تشریف لیجانا بہتر ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجھکو نہ دیکھی گی الغرض وہ آئی اور پوچھا ای ابوبکر صاحب تمہارا کہان ہے اوسنے میری ہجو کی ہے صدیق اکبر نے کہا صاحب میرا نہ شعر کہتا ہی نہ کسیکی ہجو کرتا ہے وہ شرمندہ ہو کر پلٹی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وہین تشریف رکھتے تھے نہ دیکھا حضور نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ بھیجا کہ اوسنے اپنے پرون مین مجھکو چھپا لیا اور منقول ہے کہ ایک شخص بنی مغیرہ سے آیا تھا کہ آنحضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے اوسکی آنکھین اندہی ہو گئین اور حضور کو نہ دیکھا اور باتین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنین بعدہ جب گیا اپنی قوم مین انکو بھی نہ دیکھا بوجہ زوال بصارت کے اور وقت ہجرت کے جب حضور دولت سرا سے برآمد ہوئے اور کفار قریش دولت سرای عالی کو گھیرے ہوئے تھے حضور نے اونپر کلام فرمایا اور تشریف لیگئے اور اونہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا اور مروی ہے کہ ایک جدا ہی نے بھیجا

دربیان اون معجزات جو در رفع شر کفار سے متعلق ہین

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ
کو تشریف لیجاتے تھے اور پہچانا ابو بکر صدیق رض کو اور دوڑا تا کہ قریش کو اس حال سے اطلاع دے
پہونچا اللہ تعالےٰ نے اوسکی دست محو کر دیا وہ نہیں سمجھتا تھا کہ کیا کرے اور کیا کہے اور جہانسے آیا تھا اوسکو
وہیں سے پلٹے آیا تہا یہانتک کہ پلٹ گیا اپنی جگہہ پر اور مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تھے ابو جہل لعین نے ایک پتھر اوٹھایا اور دوسرے کفار دیکھ رہے تھے اوس ملعون نے
چاہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارے چھوٹ گیا پتھر اوسکے ہاتھ سے اور خشک ہوگئے
دونون ہاتھ گردن تک اور پلٹا پچھلے پاؤن اور درخواست کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے دعا فرمایئے اور عفو فرمایئے کھل گئے دونون ہاتھ اوسکے اور دوسری مرتبہ پھر اوس ملعون نے
ویسا ہی قصد کیا ایک اونٹ دیکھا بہت بڑا کہ ہرگز اوتنا بڑا اونٹ نہ دیکھا تھا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام اس صورت مین آتے تھے اگر وہ نزدیک آتا تو
جبرئیل علیہ السلام اوسکو کھا جاتے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ابو جہل نے
قریش سے وعدہ کیا کہ اگر دیکھونگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز مین پامال کرونگا اونکی
گردن کو پس نماز پڑہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خبر کی لوگون نے اوس
شقی کو پس آمادہ ہوا شقی اور جب حضور کے نزدیک پہونچا بھاگا درحالیکہ بچاتا تھا
اپنے تئین اپنے دونون ہاتھوں سے جب لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا کہ جب مین قریب پہونچا
دیکھی مین نے ایک خندق آگ سے بھری ہوئی کہ گرتا ہون مین اوسمین اور دیکھا مین نے
ایک ہول عظیم اور آواز پردن کی کہ اوٹھا لیا ہے زمین کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ فرشتہ تھے اگر قریب آجاتا تو لیجاتے اوسکے اعضا کو پارہ پارہ کر ڈالتے
اور نازل ہوئی اسی معاملہ مین آیہ شریفہ کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی تا قول اوسبحانہ

اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی اسے آخر السورہ اور روایت کی ہے کہ شیبہ
بن عثمان حجی کہ قوم اونکی نیچے بیت اللہ شریف کے رہتی تھی اور کنجی بیت اللہ شریف کی
اونکی پاس تہی قبل مسلمان ہونیکے جنگ حنین مین حضرت سرور عالم پر حملہ آور ہوے یہ قصد کیکر
کہ میرے باپ کو اور چچا کو حضور کے چچا حضرت ہمزہ نے قتل کیا ہی آج اوسکا بدلہ سرور عالم
سے لون چنانچہ جب حضور حنین مین تنہا رہگئے اونہون نے تلوار اوٹہائی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر دست درازی کرین وہ کہتے ہین جب حضور کے قریب پہونچا بلند ہوا میری طرف
ایک بڑا شعلہ آگ کا بجلی سے زیادہ تیز پس بہاگا مین حضرت کے سامنے سے حضور نے جب
مجھکو دیکھا بلایا اور رکھدیا دست مبارک اپنا میرے سینہ پہ اور اسوقت مین سب سے بڑہکر
آپکا دشمن تہا اور جب حضور نے ہاتھ اوٹہایا سب سے زیادہ خلق مین آپ مجھکو محبوب تھے
اور فرمایا قریب آ اور قتال کر رسول خدا کے دشمنون سے پس حاضر ہوا مین حضور کے
سامنے درحالیکہ مارتا تہا مین تلوار کو لیئے حضور کے اعدا پر اور اوسوقت اگر باپ میرا میرے آگے آتا
تو اوسکو بھی قتل کرتا اس روایت مین سوائے محافظت نبی کریم کی شرا عدا سے اظہار
حضور کی فیض کا ہی کہ طرفۃ العین مین ایسے دشمن کو پاک کردیا اور ایک توجہ مین عاشق
صادق کرلیا اور ایسا ہی مروی ہے فضالہ ابن عمرو سے کہا ہی اونہون نے کہ چاہا
مین نے کہ قتل کرون جناب سید عالم کو فتح مکہ کے سال مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم طواف کعبہ مین مشغول تہے جب مین حضرت کے قریب پہونچا فرمایا ام فضالہ کیا باتین
کرتا ہے تو اپنے نفس سے چاہتا ہی تو کہ خدا کے رسول کو قتل کرے عرض کیا مین نے نہین
اے رسول اللہ کی پس ہنس دیے رسول کریم اور دعا مغفرت کی میرے واسطے اور
رکھدیا دست مبارک میرے سینہ پر آرام پایا میرے دل نے قسم ہے خدا کی نہ اوٹھایا

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو یہانتک کہ پیدا کردی اللہ تعالے نے محبت میرے دل مین پس پیچ گئی حضور محبوب تر مجھکو اور مشہور ہے بیچ اسباب مین یہ ذکر عامر بن طفیل اور اربد بن قیس دونون حضور کے پاس آئے عامر نے اربد سے کہا کہ مین مشغول کرتا ہون محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تیری طرف سے اپنی جانب کو تو اونپر تلوار مارنا جب عامر پھر نہ چکا اربد کو نہ دیکھا اربد نے عامر سے پوچھا کہ تجھکو کیا ہو گیا تھا تو نے کچھ کام نہ کیا عامر نے کہا قسم خدا کی جب قصد کیا کہ تلوار مارون پایا مین نے تجھکو اپنے اور اونکے درمیان مین آیا تو چاہتا ہے کہ مین تجھکو مارتا اور عصمت الٰہی سے ہے کہ یہود اور کاہنون نے قریش کو خبرین دیدین تھین اور ڈرا دیا تھا کہ یہ لڑکا تم پر غالب ہوگا اور بہت اغوا کیا اونکو کہ حضور کو قتل کرین لیکن عصمت الٰہی حضور کی شامل حال رہی اور نگاہ رکھا اللہ تعالے نے حضرت سرور عالم کو یہانتک کہ غالب کر دیا حضور کو اسلام پر اللّٰہم صلّ وسلّم وبارک علیہ علی ہذا القیاس معجزات جناب نبی کریم کے بیحد ہین شمار اونکا نہین ہو سکتا علما امت نے لکھا ہے کہ معجزات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین قسم کے ہین ایک قسم وہ ہے کہ قبل از ولادت باسعادت نور جناب نبوت سے پردہ اجداد مین ظاہر ہوئے ہین اور اصطلاح مین اونکو ارہاصات کہتے ہین اور دوسری قسم وہ ہے کہ بعد ولادت شریف کی خود حضور سے وقوع مین آئے ہین اور تیسری قسم کرامات اولیاء اللہ ہین جو قیامت تک ظاہر ہونگے اور حقیقت مین یہ بھی ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سید کونین کا اور ہر ایک قسم کے معجزات حصر مین نہین آسکتے ہین چنانچہ قسم دویم کی معجزات تھوڑے بیان ہوے ہین منجملہ قسم اول کے جسکو ارہاصات کہتے ہین ایک یہ ہے کہ جب وہ نور شریف آدم علیہ السلام مین جلوہ افروز ہوا تسبیح کرتا تھا اللہ تعالی کی اونکی پشت مین چنانچہ خود سنتے تھے ابو البشر علیہ السلام تسبیح کی آواز کو اور بہ برکت

نور شریف کے اللہ تعالے نے حضرت صفی اللہ کو علم الاسما عنایت کیا کہ ملائکہ پر علماً سبقت لیگئے
حالانکہ ملائکہ کی خلقت نور سے تھی اور ہزار برس خلقت آدم ؑ سے پہلے سے آیات الٰہی مشاہدہ
کر رہے تھے اور ایک معجزہ اوس نور شریف کا یہ تھا عام کل اجداد مین کہ جب کوئی جد رسول کریم
بواسطہ اوس نور کے اللہ تعالے سے دعا کرتا تھا فوراً دعا مقبول ہوتی تھی اور ادریس علیہ السلام
اوسی نور شریف کے فیض اور برکت سے زندہ جنت مین داخل ہوے اور کشتی نوح علیہ السلام
نے اوسی نور کی برکت سے اوس طوفان عظیم سے جسمین تمام اہل زمین غرق ہو گئے نجات پائی
اور اوسی نور کی برکت سے آتش نمرود خلیل اللہ علیہ السلام پر سرد ہو گئی اور اسمٰعیل علیہ السلام
کیواسطے اللہ تعالے نے چشمہ زمزم کو ظاہر کیا اور جنت سے دنبہ اونکے فدیہ مین بھیجا اور جب
وہ نور شریف اولاد اسمٰعیل علیہ السلام مین منتقل ہوتا ہوا الیاس مین کہ بنی اسمٰعیل سے ہین
تشریف لایا مروی ہے کہ سنتے تھے وہ آواز حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ کے ایام حج مین
اپنے صلب سے اور جب نور شریف منتقل ہوتا ہوا عبد المطلب جد امجد نبی کریم کو سپرد ہوا مروی ہے
نور محمدی اونکی پیشانی مین چمکتا تھا اور خوشبوی مشک اونمین آتی تھی اور قریش کو جب کوئی
حادثہ پیش آتا تھا یا قحط ہوتا تھا کوہ ثبیر پر عبد المطلب کو لیجاتے تھے اور اونکے وسیلہ سے دعا کرتے
تھے نور شریف اونکی پیشانی مین چمکتا تھا دعا مقبول ہو جاتی تھی اور کام اونکا بنجاتا تھا چنانچہ
جب ابرہہ کعبہ شریف کی گرانیکو بسبب عداوت قریش کے مکہ مین آیا ایک ہاتھی سفید اوسکے ساتھ تھا
عبد المطلب نے جب یہ خبر سنی قوم سے فرمایا اے گروہ قریش تم نڈر رہو اس گھر کا پروردگار ہے جو
اوسکو نگاہ رکھتا ہے ہم اس گھر کے حافظ نہین ہین بلکہ ہم خود اس گھر کے حفظ مین ہین اور
مروی ہے کہ ابرہہ نے اونٹ اور بکریان قریش کی پکڑ لین عبد المطلب کے چار سو اونٹ
تھے سوار ہوے عبد المطلب مثل ہلال کے اور وہ نور شریف چمکا اور شعاع اوسکی

بیت اللہ شریف پر پڑی جیسے چراغ روشن ہوگیا حضرت عبد المطلب نے جب وہ نور دیکھا
فرمایا اے گروہ قریش پلٹ جاؤ بتحقیق کفایت کی گئی یہ مہم قسم ہے خدا کی جب یہ نور مجھسے
چمکتا ہے ہماری ہی فتح ہوتی ہے پس قریش متفرق ہوگئے اور اپنے گھرونکو پلٹ گئے اور مروی ہے
کہ ابرہہ نے ایک شخص کو بھیجا تھا کہ ہزیمت دے قریش کے لشکر کو جب وہ مکہ معظمہ میں آیا اور
حضرت عبد المطلب پر اوسکی نظر پڑی زمین پر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا اور آواز اوسکی ایسی
نکلی جیسے ذبح کیوقت گائے کی آواز نکلتی ہے جب وسکو ہوش آیا سجدہ کیا عبد المطلب کو
اور کہا گواہی دیتا ہون میں کہ الحق تو سید ہے قریش کا اور مروی ہے کہ جب عبد المطلب
ابرہہ کے پاس تشریف لیگئے ابرہہ نے اوس سفید ہاتھی کو منگایا ہاتھی نے جب عبد المطلب کو
دیکھا سجدہ میں گر پڑا اور لکھا ہے کہ اوس ہاتھی کی عادت نہ تھی کہ ابرہہ کو بھی سجدہ کرتا
یہ فقط معجزہ تھا نور جناب رسالت کا مروی ہے کہ اوس ہاتھی نے کہا سلام ہے اوس نور پر
جو تمہاری پشت میں ہے اے عبد المطلب و ہر چند کہ اوسکے سر پر مارا وہ نہ اوٹھا اور
اللہ تعالے نے مسلط کیا ابابیل کو لشکر ابرہہ پر اور وہ بہت چھوٹی چڑیان تہین اور بقدر
مسور کے دانہ کی تین تین کنکریان ایک ایک ونکے چونچ میں اور دو دو دونون پنجون میں
وہی تہین جسپر ایک کنکری وہ مارتی تہین وہ ہلاک ہوجاتا تھا اور ابرہہ کو ایک درد پیدا ہوا
اوسکی انگلیان ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گر پڑین اور زرد پانی اور خون اور پیپ وس سے جاری ہوا
اور دل اوسکا پھٹ گیا نعوذ باللہ من عقبہ یہ ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سید عالم کا
جو قبل از ولادت ظاہر ہوا اور جب حضور کی والد ماجد سیدنا عبد اللہ پیدا ہوئے اہل کتاب نے
پہچان لیا کہ یہ خاتم الانبیا کے باپ ہین اور سبب وسکا یہ تھا کہ ایک جامہ صوف کا سفید
یحیٰی علیہ السلام جسمین شہید ہوئے تھے خون آلودہ اہل کتاب کے پاس تھا اور کتب سماویمین لکھا ہوا تھا

کہ جب یہ خون تازہ ہو جاوے اور قطرے خون کے اوس سے ٹپکیں یہ علامت نبی آخر الزمان کے
باپ کی ولادت کی ہو گی چنانچہ جب حضرت عبداللہ پیدا ہوئے وہ خون اوسکا تازہ ہو گیا اور قطرے خون کے
اوس میں سے ٹپکے اہل کتاب نے حضرت عبداللہ کے تئیں پہچان لیا اور دشمن اونکے ہو گئے اور ہمیشہ
اطراف اور جوانب سے بقصد عبداللہ مکہ معظمہ میں آتے تھے اور اللہ تعالیٰ اونکو شر سے عبداللہ کو خود نگاہ رکھتا تھا
اور عجیب عجیب آثار غریب ظاہر کرتا تھا ہمیشہ شرمندہ ہو کر پلٹ جاتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ ایک دن عبداللہ
شکار کو گئے تھے ستر شخص علماے اہل کتاب سے تلواریں زہر آلودہ لیے ہوے شام کیطرف سے
عبداللہ کے قصد سے آئے وہب بن مناف کہ بی بی آمنہ کے والد تھے وہاں موجود تھے اونہوں نے
دیکھا اوسی مقدار پر سوار جواس عالم کے لوگوں سے مشابہ نتھے پیدا ہوے اور اونکو قتل کیا اور حضرت
عبداللہ محفوظ رہے اور جب وہ نور شریف عبداللہ سے منتقل ہو کر حضرت بی بی آمنہ کو سپرد کیا گیا تو مروی ہے
کہ اوس شب کی صبحکو بت تمام روے زمین کے اوندہے ہو کر گر پڑے اور کل بادشاہان روے زمین کے تخت اوندہے
ہو گیے اور سب گہر اوس شبکو روشن ہو گئے تھے اور سب چوپایے گویا ہو گئے تھے اور بشارت دیتے تھے مشرق کے
وحوش مغرب کے وحوش کو اور روایت کیا ہے ابو نعیم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک علامت
حضور کی حمل والدہ میں آنیکی یہ تھی کہ کل جانور قریش کے گویا ہو گئے تھے اوس شبکو اور کہتے تھے حاملہ
ہوئیں یعنے حضرت آمنہ ساتھہ رسول کے قسم ہے پروردگار کعبہ کی وہ امام ہے تمام دنیا کا اور چراغ ہے
اہل دنیا کا اور ایک روایت میں ہے کہ تمام روے زمین کے چارپایے یہی کہتے تھے اور منجملہ اعجاز جناب
سرور عالم کے ہے کہ حضرت آمنہ کو گرانی اور ثقل وغیرہ جو عورتوں کو حمل میں ہوتا ہے کچھہ نتھا
اور کوئی آثار حمل کے معلوم نہوے تھے فرمایا ہے حضرت آمنہ نے کہ میں درمیان نوم اور
یقظہ کے تھی کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ تو حاملہ ہے اور گویا میں آگاہ نہ تھی
کہ میں حاملہ ہوں پس کہا دیکھ کہ تو حاملہ ہے اس امت کی بہتر کے ساتھہ اور ایک روایت میں

بیان اون معجزات کا جو کہ ایام حمل اور وقت ولادت باسعادت آنحضرت صلعم کے ظاہر ہوئے

کہ ساتھ بہترین خلائق کے اوسوقت سے مجھکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور فرمایا ہے بی بی آمنہ نے
کہ مین ایام حمل کے ہر مہینہ مین ایک آواز سنتی تھی آسمان اور زمین سے کہ خوشخبری ہو تجکو قریب
آگیا وہ وقت کہ ظاہر ہون ابوالقاسم میمون اور مبارک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جب وقت
ولادت باسعادت جناب سرور عالم فخر بنی آدم کا پہونچا اوسوقت حضرت آمنہ نے بہت سی
نشانیان اللہ تعالےٰ کی کھلی ہوئی دیکھین منجملہ اوسکے ایک یہہ بھی فرمایا ہے حضرت آمنہ نے
کہ جب مجھکو درد پیدا ہوا جو عورتون کو وقت ولادت فرزند کے ہوتا ہے تنہا تھی گھر مین اور
عبد المطلب کعبہ کا طواف کرتے تھے مین نے ایک بڑی آواز سنی جس سے مین ڈر گئی بعدہ دیکھا مین نے
کہ ایک مرغ نے اپنے بازو سے سفید میرے دل پر ملے خوف میرا جاتا رہا اور جو درد تھا دفع ہوگیا پھر مین نے دیکھا
اپنے پاس شربت سفید اور پیا مین نے اوسکو فرحت ہوا مجھکو پس دیکھا مین نے ایک نور بلند کو اور دیکھا مین نے بلند
قامت عورتون کو کہ شکل درخت خرمے کے ہین گویا کہ مناف کی لڑکیون ہین سے ہین متعجب ہوئی مین کہ یہ
کہان سے آئی ہین اور نہین ہے ایک نے کہا کہ مین ہون آسیہ زوجہ فرعون اور دوسری نے کہا مین ہون
مریم بنت عمران اور یہ دوسری عورتین حورعین ہین اور سخت ہوا مجھپر حال اور ہر ساعت
ایک آواز سنتی تھی اول آواز سے زیادہ تر ڈرانیوالی اور درمیان اس حال کے دیکھا مین نے
ایک دیبائے سفید کو کہ کھچی ہوئی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور اوسمین کچھ لوگ ہین اونکی
ہاتھو نمین چاندیکے ابریقین ہین بعدہ دیکھا مین نے چڑیون کے ایک ٹکڑے کو یہانتک کہ چھپالیا
اونہون نے میرے حجر یکو چونچین اونکی زمرد کی ہین اور بازو اونکے یاقوت کے اور اوٹھالیا اللہ تعالےٰ
نے میری آنکھون سے پردہ دیکھا مین نے مشارق اور مغارب زمین کو اور دیکھے مین نے تین علم
کہ ایک علم مغرب مین گڑا ہے اور ایک مشرق مین اور ایک کعبہ کی چھت پر جب یہ
اہتمام ہو گئے اوسوقت جناب سید کونین سوالثقلین سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم

کمال جاہ وجلال کے ساتھ دنیا مین تشریف لائے تمام عالم حضور پر نور کی پرتو نور سے منور ہو گیا

ہے ذکر آمد شہ دین سرور انام	اوٹھو بصد ادب کہ ہے تعظیم کا مقام
مقتدائے انبیا پیدا ہوے	پیشوائے اولیا پیدا ہوے
نور سے عالم منور ہو گیا	واہ کیا بدر الدجے پیدا ہوے
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ	الصلواۃ والسلام علیک یا نبی اللہ
الصلوۃ والسلام علیک یا سید المرسلین	الصلواۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین
مرحبا یا نور عینی مرحبا	مرحبا جد الحسینی مرحبا
اسلام اے سید امی لقب	اسلام اے مظہر آیات رب
اسلام اے سرور ہر دو جہان	اسلام اے پیشوائے رسلان
اسلام اے چارہ ساز بیکسان	اسلام اے داروے دردنہان
اسلام اے کعبۂ ارباب دین	اسلام اے قبلۂ اہل الیقین
اے طبیب درد دل رنجور ہون	سید یزدان صفت مجبور ہون
رحم کر رحم اے شفیع عاصیان	الامان از نفس کافر الامان
صد سلام از ما بہر صبح و شام	بر تو ہم بر آل و اصحاب تمام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ فرماتی ہین حضرت آمنہ کہ جب سرور عالم پیدا ہوے دیکھا مین نے آپ سجدہ مین تھے دونون انگلیان شہادت کی اوٹھائے ہو مانند متضرع کے بعدہ دیکھا مین نے ایک ابر سفید کو کہ چھپا لیا اوسنے حضور کو اور میری نظر سے غائب کر دیا دیکھتی تھی مین کہ ایک آواز دینیوالا کہتا تھا کہ پھراو آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کو مشارق اور مغارب زمین مین اور لاو اونکو دریاؤ نمین تاکہ پہچان لین اوسکے رہنے والے آنحضرت صلعم کو اونکی نام اور صورت

اور تعریف کے ساتھ اور واقف ہو جاوین کہ نام اونکا ماحی ہے محو کرتا ہے آثار شرک کو خیانچہ رسول کریم
نے اپنی قوت باطنی اور ظاہری سے تیئس برس کے زمانہ مین مٹا دیا کفر اور شرک کو اور غالب کر دیا
اسلام کو کل ادیان باطلہ پر ہزارہا آدمیونکو معجزات باہرہ دکہا کر مسلمان کیا ہزارون کو
محض فیض باطنی سے نجاست شرک اور کفر سے پاک کیا ہے تونکو قوت شمشیر اعجاز نما سے
گمراہی سے نکالکر راہ راست پر لائے مقابلہ بہی نبی کریم کا کفار سے محض رحمت تہا تاکہ
عدالت کو خدا کی ملک مین پہیلاوین اور مظلومونکی دادرسی کرین اور اہل ظلم کے پنجے سے
چہڑاوین اور زمین کو نجاست شرک سے پاک کرین اور جہاد فی سبیل اللہ نے حضور کے
کافرون اور بدکارون کو قتل کر کے ایسا عالم کو پاک کیا جیسے طبیب حاذق تنقیہ سے
مادۂ فاسد کو نکالکر جسم کو صاف کرتا ہے اور اوس عضو کو جسمین مادۂ فاسد لا علاج
پیدا ہو جاتا ہے اور خطر ہوتا ہے اوس مادہ سے تمام جسم کے برباد ہونیکا تو ایسے عضو
کو کاٹ ڈالتا ہے تاکہ تمام جسم محفوظ رہے اور اوس مادہ کا تنقیہ سے نکالنا اور عضو کا
کاٹنا گو ظاہر مین ایذارسان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین عین مصلحت اور باعث
حیات جسمانی ہے اسی طرح بدکارون کا قتل کرنا عین رحمت ہے خلق پر اور ظالمونکا مٹانا سبب
بقائے عالم کا اور ہر حاکم عادل منصف صاحب عقل اہل ظلم کو سزا دینا بہتر جانتا ہے اور اہل انصاف
کے نزدیک یہ فعل پسندیدہ ہے اور یہ افترا ہے اہل کتاب کا جو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مار مار کر لوگونکو مسلمان کیا ہے جناب سرور عالم نے یہ حکم نہین فرمایا ہے کہ اگر مسلمان نہون
تو قتل کرو بلکہ حکم شریعت یہ ہے کہ اول کفار کو دعوت اسلام کرو اور خوبیان اسلام کی
اونپر ظاہر کرو اگر اسلام قبول کر لین فہو المراد اور اگر مسلمان نہون تو جزیہ اونسے طلب
کرو کہ مطیع اسلام ہون اور جزیہ دین اور یہ فقط اس غرض سے حکم ہے

تاکہ عدالت اور انصاف اللہ تعالیٰ کے ملک مین ظاہر ہو اور عاجز لوگ ظالمونکی ایذا رسانی سے محفوظ رہین اور اہل ذمہ کے حقوق کو مثل اہل اسلام کے حقوق کی نگاہ رکھنے کا حکم ہی اور اگر جماعت بہی نکرین او سوقت حکم ہے اونسے قتال کا مگر فقراے گوشہ نشین اور عورتین اور بچے وغیرہ جو عاجز ہین اونکو قتل کرنیکا حکم نہین ہے اسواسطے کہ ایسے لوگونسے ظلم کمتر ہوتا ہے اور اجازت ہے شریعت مین کہ کفار مطیع اسلام ہین وہ بے تکلف اپنی عبادت کے طریقہ کرین اور جہاد جناب سرور عالم نے جو خود کیا ہے وہ بہی درحقیقت ایک معجزہ ہے معجزات جناب بنوت سے اور یہ مضمون حال غزوات سے ظاہر ہوگا کیفیت حکم غزا مین لکھا ہے اہل سیر نے کہ ہجرت کی دوسرے برس اللہ تعالیٰ نے حکم جہاد کا دیا اور نازل ہوئی آیہ کریمہ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ چونکہ کفار نے ظلم کیا تھا اہل اسلام پر اور اونکو بہت ستایا تھا اللہ تعالیٰ نے اہل ظلم سے انتقام لینے کو حکم جہاد کا دیا اور نصرت کا وعدہ مسلمانون سے فرمایا اور سوا اس آیہ شریفہ کے اور آیات جنمین حکم قتال کا کفار سے ہے نازل ہوئین اوسوقت سے حضور نے حکم قتال کا صحابہ کو دیا اور نہ قبل اوسکے صحابہ جو زخمی ہوکر کفار کے ہاتھ سے حاضر ہوتے تھے خدمت شریف مین نبی کریم اونکو حکم صبر کا دیتے تھے

فی بیان جنگ بدر اور اوسکے متعلق جو معجزات ہین

بعد حکم جہاد کے اول چند سریہ حضور نے بھیجے اور سریہ اصطلاح مین اوس لشکر کو کہتے ہین جسمین نبی کریم خود شریک نہون الغرض بعض سریہ مین خفیف قتال بھی ہوا اور بعض مین مصالحت ہوگئی بعد اوسکے اسی سال مین غزوہ بدر واقع ہوا اور یہ غزوہ بہت بڑا شان ہے حضرت سرور عالم کی غزوات سے اسواسطے کہ اس لڑائی سے آفتاب اسلام تابان اور بلند روشن ہوگیا اور یوم الفرقان اوسی لڑائی کے دن سے مراد ہے کہ فرق کردیا اللہ تعالیٰ نے اوسدن حق اور باطل مین کیونکہ جب جمع ہوئے ہین دونون لشکر مسلمان بہت تھوڑے تھے

اور سامان جنگ بھی اونکے پاس نتھا اور کفار کا لشکر بہت بڑا تھا اور سامان جنگ بھی اونکے ساتھ تھا اللہ تعالیٰ نے باوجود قلت جماعت کے غالب کیا مسلمانونکو اور باوجود کثرت کے خراب اور برباد کیا کفار کو اور یہ وہ فتح ہے کہ اللہ تعالیٰ احسان رکھتا ہے مسلمانون پر اس فتح کا اور فرمایا ہے لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ یعنے تم تھوڑے سے تھے اور بے سامان تھے اور اللہ تعالیٰ نے تمکو فتح دی بدر مین مفصل حال اس لڑائی کا کہ درحقیقت ایک بہت بڑا معجزہ ہے جناب سرورعالم کا کتب سیر مین اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک قافلہ قریش کا شام سے آتا تھا اور اوسمین اونکا مال تھا اور امیر قافلہ ابوسفیان اموی تھے اور تیس سوار ہمراہ تھے اور عمرو بن عاص بھی ساتھ تھے جب قریب بدر کے پہونچے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکی خبر معلوم ہوئی حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ ایک قافلہ آتا ہے مال اونکے ساتھ بہت ہے اور دشمن کی تعداد کم ہے چلو اوس قافلہ کیطرف شاید اللہ تعالیٰ تمکو سامان عنایت کرے جناب سرورعالم نے پہلے طلحہ بن عبد اللہ اور سعد بن زید کو بھیجا تاکہ قافلہ قریش کا حال دریافت کرین چنانچہ وہ حال قافلہ کا دریافت کرکے مدینہ منورہ کو پلٹے بعدہ ابوسفیان بدر مین پہونچے اور وہانکے لوگون سے پوچھا کہ تمکو کچھ محمدؐ کی لوگونکی اور اونکے جاسوسونکی خبر ہے اونہون نے کہا کہ دو شتر سوار فلان مقام پر آئے تھے اور فوراً پلٹ گئے ابوسفیان نے وہان آکر اونٹون کی مینگنیان دیکھین اونکو توڑا اوسمین خرمے کی گٹھلیونکے ٹکڑے نکلے کہا قسم ہے خدا کی ان اونٹون نے یثرب کے تمر کھاے ہین یقین ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جاسوس ہونگے اور وہ بھی کہین قریب ہونگے ابوسفیان وہانسے پلٹے اور بدر کو دہنی جانب چھوڑکر ساحل کی راہ سے مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوے اور طلحہ اور سعد مدینہ مین آئے تاکہ خبر قافلہ کی جناب سرورعالم کی حضور مین عرض کرین نبی کریم اونکے حاضر ہونیسے پہلے عمرو ابن مکتوم کو

مدینہ منورہ مین خلیفہ کرکے اور ایک قافلہ کیواسطے مع ایک جماعت مہاجرین اور انصار کے
باہر تشریف لیگئے تھے اور اکثر صحابہ مدینہ مین رہے اسواسطے کہ حضور بعزم قتال کے کفار سے
باہر تشریف نہین لیگئے تھے الغرض رسولکریم شب شنبہ بارہوین تاریخ یا تیسری تاریخ رمضان
مبارک کو باہر نکلے اور مدینہ منورہ سے ایکمیل کے فاصلے پر ابی عتبہ کے کنوین پر قیام فرمایا اور
جب صحابہ پر نظر کی اور انکو تعداد مین بہی تہوڑا اور بے سامان پایا دعا کی صحابہ کیحق مین کہ اے
پروردگار یہ لوگ پیادہ ہین انکو سوار کردے اور بہوکے ہین انکو سیر کردے اور برہنہ ہین
انکو لباس پہنادے اور فقیر ہین انکو تونگر کردے اپنے فضل سے پس برکت دعائے جناب
سید عالم صحابہ جب اس سفر سے پلٹے ہین سبکے پاس اونٹ اور کپڑے اور کہانے بہت سامان
تہا اور کم عمر صحابہ کو مثل عبداللہ ابن عمر اور زید ابن ثابت اور براء ابن عازب وغیرہم کے واپس
وطن کو پہیر دیا مروی ہے کہ تین سو آٹہہ شخص اس لڑائی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تہے انشی کے قریب مہاجر باقی انصار اور آٹہہ شخص وہ ہین کہ بسبب کسی عذر کے شراکت نکرسکے
لیکن حضور نے انکو مال غنیمت سے حصہ دیا اہل سیر نے انلوگونکو بہی اہل بدر مین شمار کیا ہے
بعدہ جناب سرور عالم اوس مقام سے روانہ ہوے اور لکہا ہے کہ لشکر اسلام مین اوس مرتبہ
ستر اونٹ اور دو یا تین گہوڑے تہے اور چہ زرہ اور آٹہہ تلوارین دو دو تین تین آدمیونمین
ایک اونٹ تہا باری باری لوگ سوار ہوتے تہے اور جناب سید عالم کی سواری مین سیدنا
علی مرتضے اور اول مین ابو البابہ اور آخر مین زید بن حارثہ شریک تہے احادیث مین ہے
کہ جب نوبت رسولکریم کے پیادہ ہونے کی آتی تہی جناب ولایت مآب اور ابو البابہ عرض کرتے تہے
یارسول اللہ ہم آپکی طرف سے پیادہ چلتے ہین آپ سوار رہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے تم مجہسے زیادہ قوی نہین ہو اور مین تمسے زیادہ بے نیاز نہین ہون اجر سے

یعنے مین بہی خواہش رکہتا ہون زیادتی اجر کی اور خدا کیواسطے تکلیف اوٹہانیمین زیادتی اجر
کی ہوتی ہے اور مین تمسے قوی بہی زیادہ ہون پہر کیون نہ خدا کیواسطے تکلیف کو اپنے اوپر گوارا
کرون یہ فعل اور قول حضور کا واسطے تعلیم امت اور اظہار عبدیت کے تہا اور کمال تواضع اور عدالت
جناب سید عالم کی اس سے ظاہر ہوتی ہے اور مروی ہے کہ جناب سرور عالم اور آپکے صحابہ کی
متوجہ ہونیکا حال ابوسفیان کو شام مین معلوم ہوا تہا لہذا ضمضم بن عمرو غفاری کو مکہ مین
بہیجا تاکہ اہل مکہ کو خبر دے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف قصد رکہتے ہین جلد آؤ قافلہ مین
اور اپنے مال کی حفاظت کرو ضمضم بن عمرو کمال عجلت کے ساتہہ مکہ مین پہونچا اور قوم کو آگاہ
کیا اور مروی ہے قبل پہونچنے ضمضم کے عاتکہ دختر عبد المطلب نے خواب دیکہا کہ ایک شتر سوار
آیا اور موضع الطح مین کہڑا ہوا اور آواز بلند اوسنے کہا کہ اے گروہ قریش جلدی کرو اور اپنے قتل گاہ
مین تین روز تک یعنے آجکے تیسرے روز بعدہ اوسنے اونٹ کو مسجد حرام مین ہانکا لوگ اوسکے پاس جمع
ہوئے پہر یہ معلوم ہوا کہ کعبہ مکرمہ کی چہت پر ہے اور وہ ہی ندا کر رہا ہے پہر دیکہا اوسکو کہ کوہ ابو قبیس پر آیا اور
وہی ندا کی اور ایک پتہر اوسکی جگہ سے لنڈکایا جب وہ پتہر نیچے پہونچا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور
مکہ کے ہر ایک گہر مین اوسکا ٹکڑا پہونچا جب حال اس خواب کا ابوجہل نے سنا عباس ابن
مطلب سے کہا کہ یہ عورت تم مین کب سے پیغمبر ہوئی اور کہا راضی نہین ہو تم تمہارے مردون
نے تو دعوی پیغمبری کیا تہا اب عورتون نے بہی دعوی نبوت کیا تین روز مین دیکہنا اگر کچہہ
اثر اوسکے خواب کا ظاہر نہوا تو مین قبائل عرب مین لکہہ بہیجونگا کہ بنی ہاشم جہوٹے ہین عرب مین
عباس فرماتے ہین کہ مین نے اوس سے انکار کیا کہ عاتکہ نے کوئی خواب نہین دیکہا ہے اور
چلا گیا جب رات ہوئی سب عورتین اولاد عبد المطلب کی میرے پاس جمع ہوئین اور
کہا کہ تمنے اس خبیث لعین ابوجہل کو ایسا چہوڑ دیا ہے کہ تمہارے مردونکو تو وہ طعنہ کرتا تہا

اب عور تونکو بھی طعنہ زنی کرتا ہے تونے اے عباس سنا کلام اوسکا اور کچھ بھی نکہا مینے جوابدیا
کہ واللہ اگر اب وہ کچھ بھی کہیگا تو مین اوس سے تعرض کرونگا اور تیسرے دن مین گھر سے نکلا خشم
آلود اس ارادہ سے کہ ابوجہل کا تدارک کرون جب دروازے سے مسجد حرام مین آیا اور
نظر میری ابوجہل پر پڑی مین اوسکی طرف بڑہا دیکھا مینے اوسکو کہ نہایت عجلت کے ساتھ
مسجد سے باہر نکلگیا مینے دلمین کہا کہ وہ ملعون ڈر گیا اس خیال سے کہ مین اوس سے
تعرض کرونگا اور وہ ضمضم بن عمرو غفاری کی آواز سنکر گیا تہا وہ چلا رہا تہا کہ اے قوم قریش
اپنے قافلہ کی خبر لو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے یار اوس قافلہ کا قصد کرتے ہین اور مین
گمان نہین کرتا ہون کہ تم ادراک اونکا کر سکو گے اور اوسوقت ضمضم اپنے اونٹ پر سوار تہا کہ ناک
اور کان اوسکے کٹے تہے اور وہ اپنے پیراہن کو چاک کیے ہوے تہا عباسؓ فرماتے ہین کہ اس
امر نے مجھکو اوس سے اور اوسکو یعنے ابوجہل کو مجھسے مشغول کیا اور لوگ جھٹ پٹ سامان
کرنیلگے اور یہ امر قرارداد ہوا کہ دو آدمیون سے ایک شخص باہر نکلے یا اپنی طرف سے کیسکو بہیجے.
اور رؤسائے قریش سے کسی نے روانگی مین توقف نکیا الا ابولہب نے اور اپنے عوض مین اوسنے
عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بہیجا اور امیہ بن خلف جمحی چاہتا تہا کہ مکہ سے نہ نکلے اسوجہ سے
کہ اوسنے موسم حج مین سعد بن معاذ سے سنا تہا کہ فرمایا ہے رسولکریمؐ نے کہ میرے یار امیہ کو
قتل کرینگے لہذا وہ بہت ڈرتا تہا اوسنے بڑہاپے کا عذر کیا ابوجہل نے اوس سے کہا کہ تو سردار ہے
اہل وادی کا جب لوگ دیکھینگے کہ تونے پہلوتہی کی اور لوگ بھی شراکت نکرینگے اور کام ہمارا
خراب ہوگا اور بہت کچھ اوسنے کہا آخر وہ بھی راضی ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ
ابوجہل ملعون نے کعبہ کے اوپر چڑھ کر ندا کی کہ اے اہل مکہ جلدی کرو اور اپنے مال کو اور قافلہ
کو جمع کرو اگر اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمسے پہلے پہونچ جاوینگے قافلہ پر پھر تمکو فلاح نہوگی

پس نو سو پچاس آدمی لڑنیوالے نکلے بڑے کر و فر سے سو گھوڑے اور سات سو ستر اونٹ اونکے ہمراہ تھے اور سوار اونکے بلکہ پیادہ بھی اکثر زرہ پوش تھے اور عورتین گانیوالی اور آلات طرب اونکے ساتھ تھے جب پانی پر پہونچتے تھے قیام کرتے تھے اور گانیوالی عورتین دف بجا کر گاتی ہتین اور بہت عجلت کیساتھہ راہ کو وہ لوگ قطع کرتے تھے موضع صفر امین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر اہل قریش کے خروج کی پہونچی اور ایک روایت مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے خواص صحابہ کو جمع کر کے فرمایا کہ قریش مکہ سے باہر نکلے ہین شاید کہ ہمکو اونسے لڑنا پڑے مصلحت کیا ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی باتین عرض کین بعدہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اوٹھہ کھڑے ہوے اور کلمات پسندیدہ عرض کیئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دونونکو دعادی پہر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ اپنے کام مین فکر کرین اور کام کو انجام دین قسم خدا کی اگر آپ عدن تک جاوینگے کوئی شخص انصار مین سے تخلف نکریگا نبی کریم نے اونکو دعائے خیر دی بعدہ مقداد بن عمرو نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم آپکے ساتھہ ہین جہان آپ چاہین تشریف لیچلین ہم آپسے نکہین گے جیسا کہا تہا بنی اسرائیل نے موسیٰ سے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنے جاؤ تم اور تمہارا رب پس تم دونو لڑو ہم یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مُقَاتِلُوْنَ یعنے چلین آپ اور آپکا رب پس قتال کرین ہم قتال کرنیوالے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو رسول برحق کیا ہے اگر آپ ہمکو برک الغماد تک کہ شہر ہے حبشہ کا لیجائیگا ہم آپکے ہمراہ ہین حضور متبسم ہوے اور دعائے خیر فرمائی بعدہ حضرت سرور عالم نے فرمایا اشارہ کرو تم مجہسے اور غرض حضور کی یہ تہی کہ انصار کا استمزاج لین اسواسطے کہ اونہون نے لیلۃ العقبہ مین

بیعت کیوقت یہ عہد کیا تھا کہ جب آپ ہمارے شہر مین تشریف لاوینگے ہم آپکی حمایت کرینگے
اور اوسوقت جناب سرور عالم صلعم مدینہ منورہ مین تھے حضرت سعد بن معاذ حضور کا کلام سنکر
اوٹھ کھڑے ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا یہ کلام ہماری نسبت ہے ارشاد ہوا ہے
حضور نے فرمایا ہان سعد نے عرض کیا کہ ہم آپ پر ایمان لائے ہین اور آپکی تصدیق کی ہے اور
شہادت دی ہے کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب سچ ہے اور ہم اوسی عہد پر ہین جو آپ سے
کیا ہے آپ جدہر چاہیے تشریف لیچلیے اگر آپ ہمکو دریا مین لیجاوینگے ہم بہی چلے جاوینگے اور ہمکو برا نہین
معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا سامنا ہو بیشک ہم لڑائی پر صابر ہین شاید اللہ تعالے وہ دکہلا دے
آپکو ہمسے وہ چیز کہ آنکھ آپکی اوس سے روشن ہو آپ تشریف لیچلیے اللہ تعالے کی برکت کے ساتھ
حضرت سید عالم حضرت سعد کی باتون سے نہایت خوش ہوے اور تشریف لیچلے اور فرمایا کہ بشارت ہو تمکو اللہ تعالے
نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے اور فتح اور نصرت تمکو ہے ان دونون گروہ مین سے ایک پر یعنی قافلہ یا لشکر
قریش پر اور قسم ہے خدا کی مین گویا اونکے مقتلون کو دیکھتا ہون الغرض جب بدر مین پہنچے کے قریب
جناب سید عالم نے مقام کیا شب کو سیدنا علی مرتضی اور حضرت زبیر بن عوام اور سعد ابن
ابی وقاص کو ایک جماعت صحابہ کے ساتھ بھیجا تا کہ قریش کی خبر لاوین وہ بدر کے چشمہ پر پہونچے اور
اونکے پانی لاونیوالے اونٹون پر پہونچے ایک جماعت اونکے ساتھ تہی اکثر اونمین سے بہاگ گئے
اور دو غلام اونکے صحابہ نے گرفتار کیے پس قریش کو یہ خبر معلوم ہوئی اور اونکے لشکر مین اضطراب
پیدا ہوا اور صحابہ اون غلامون کو حضور کے پاس لائے آپ اوسوقت نماز پڑہتے تہے صحابہ نے
اون غلامون سے پوچھا کہ تم کسکے ملک سے ہو اور صحابہ کا مدعا یہ تہا کہ ابو سفیان کے
ملک سے ہونگے اونہون نے کہا کہ ہم سقاے قریش ہین صحابہ نے اونکو مارا کہ شاید یہ اپنے تئین کہینگے ہم
ابو سفیان کے ملک سے ہین صحابہ نے اونکو چھوڑ دیا جب نبی کریم نماز سے فارغ ہوے

خبر دیا حضور نے اول بار اونہون نے سچ کہا تھا تمنے اونکو مارا پھر اونہون نے جھوٹ کہا تمنے اونکو چھوڑ دیا
و اللہ یہ دونو قریش کے غلام ہین اور جناب سرور عالم غلامون کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا
قریش کہان ہین اونہون نے کہا یہ ٹیکرا جو دیکھائی دیتا ہے اِسکے نیچے ہین حضرت نے پوچھا کسقدر ہین
اونہون نے عرض کیا بہت ہین ہم شمار اونکا صحیح نہین جانتے ہین حضور نے فرمایا ہر روز کسقدر
اونٹ نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز نو ایک روز دس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہزار سے کم ہین اور نو سے زیادہ اور یہ بھی ایک معجزہ تھا کریم کا فی الواقع وہ ایسا ہی تھا
بعد حضرت نے اونسے پوچھا کہ شرفاے قریش سے کون کون ساتھ ہے اونہون نے سبکے نام لیے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہارے سامنے ڈالے ہین منقول ہے
کہ جب قریش منزل جحفہ مین پہونچے جہیم مطلب کے پوتے نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد گھوڑے
پر سوار آیا ہے اور ایک اونٹ اوسکے ساتھ ہے اور کہتا ہے کہ عتبہ اور شیبہ اور ابو الحکم بن ہشام
اور امیہ فلان فلان مارے گئے جہیم نے ایک چھری اپنے اونٹ کے گلے پر ماری اور اوسکو
چھوڑ دیا کوئی خیمہ قریش کا وہ نتھا جسپر اوسکے خون کی چھینٹین نہ پڑی ہون یہ واقعہ ابو جہل
نے سنا کہا یہ دوسرا پیغمبر ہے اولاد مطلب مین جلد دیکھوگے کہ مقتول کون ہے یہ بھی ایک
معجزہ تھا نبی کریم کا کہ متنبہ کردیا اپنے تصرف سے کفار کو کہ انجام یہ ہوگا اور ویسا ہی ہوا کہ وہ سب
مقتول ہوے اور مروی ہے کہ ابو سفیان نے قافلہ کو محل خطر سے نکالکر قریش کو کہلا بھیجا
کہ تم قافلہ کی محافظت کیواسطے مکہ سے نکلے تھے قافلہ خلاص ہوگیا پلٹ آؤ اور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے متعرض نہو ابو جہل نے کہا قسم ہے خدا کی ہم نہ پلٹین گے جب تک
بدر مین نہ پہونچین گے تین روز ہم وہان آسائش کرینگے اور اونٹ ذبح کرینگے اور کھانا
کھاوینگے اور زنان مغنیہ گاوینگے ہمارے واسطے تاکہ ہماری عظمت اور شوکت قبائل قریش پر

ظاہر ہو جاوے پھر سب ہمیشہ ہمسے ڈرتے رہینگے جب کلام ابو جہل کا ابو سفیان نے سنا افسوس کیا اپنی قوم کے حال پر کہ ابن ہشام نے یہ کام کیا اونکے ساتھ اور خود آکر قوم سے ملا اور جنگ بدر مین بہت زخم کھاکر بھاگ گیا اور مروی ہے کہ جس رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے قریب جلوہ افروز ہوے کفار پانی سے قریب تھے اور مسلمان دور تھے جب صبح ہوئی بعضے مسلمانو نکو ضرورت غسل کی تھی اور بعضو نکو وضو کی حاجت تھی شیطان نے اونکو وسوسہ مین ڈالا اور کہا کہ تم کو گمان ہے کہ تم حق پر ہو اور تم مین خدا کا رسول ہے اور تم خدا کے دوست ہو اسوقت مشرکو نکا پانی پر قبضہ ہے اور تم تشنگی سے ہلاک ہوتے ہو اور محدث اور جنب ہو اور دشمن تمہارے منتظر ہین کہ تم تشنگی سے ضعیف ہو جاؤ پھر وہ جو چاہین تمسے کرین اللہ تعالے جلشانہ نے اوسیوقت پانی برسایا اور نہ نکلا سب مسلمان سیرآ ہوے اور غسل کیا اور وضو کیا اور اونٹونکو پانی پلایا اور مشکونکو بھر لیا اور زمین وہانکی ریگ تھی پیر اوسمین دہنستے تھے وہ سخت ہوگئی اور وہ زمین جہان کفار قیام پذیر تھے وہ کیچڑ ہو گئی اونکو چلنا مشکل پڑگیا مسلمانو نکے دلسے وسوسہ جاتا رہا اور اطمینان حاصل ہوگیا اور خوف اور رعب زائل ہوگیا اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اس حال کو ارشاد کیا ہے فرمایا ہے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ تا آخر آیہ اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزل بدر مین پہونچے حکم دیا کہ بدر کے پہلے کنوین پر مقام کرو جناب بن منذر نے عرض کیا یا رسول اللہ اس مقام پر حضور نے قیام جو کیا ہے بحکم خدا ہے یا اپنی رائے سے حضرت نے فرمایا اپنی رائے سے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہان منزل مناسب نہین ہے یہانسے کوچ کرنا چاہیے تاکہ آخر کنوین پر ہم مقام کرین اور دوسرے کنوین بھر لین اور ایک حوض بناکر پانی سے پُر کرلین اور دشمن سے مقابلہ کرین اونکے پاس پانی نہوگا اور ہمارے پاس ہوگا اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوے اور عرض کیا

پس یہ صحیح رائے یہی ہے جو جناب عرض کرتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
صحابہ کو اٹھ کہڑے ہوے اور جہان جناب نے مشورہ دیا تہا وہان پر قیام کیا جناب سید عالم اوس رات کو بہی
بدر مین پہنچ کر اپنی ایک جماعت کے ساتہہ میدان بدر مین پہرتے تہے اور دست مبارک سے
زمین پر لکیر کہینچتے تہے اور فرماتے تہے کہ یہ جگہ فلان مشرک کے قتل ہونیکی ہے اور یہ فلان مشرک کے
قتل ہونیکی ہے اور قریش کی قتل گاہ حضور نے اپنے یارون سے بیان فرمائی اور اوسیکے مطابق وقوع
مین آیا ایک بالشت بہر بہی کوئی اپنی قتل گاہ سے جو حضور نے متعین کی تہی نہ بڑہا منقول ہے کہ سعد
ابن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ایک عریش چوب خرما سے ہم آپکے واسطے بناتے ہین حضور اوسمین تشریف
رکہین اور سواریان حضور کی حاضر رہینگی اور ہم لوگ لڑینگے اگر اللہ تعالے نے ہمکو دشمن پر غلبہ دیا
فبہا اور اگر صورت دگرگون ہو حضور سوار ہو کر ہمارے یارون سے جو مدینہ منورہ مین ہین جا ملین
اسواسطے کہ وہ حضرت کی دوستی مین ہمسے کم نہین ہین اگر اونکو گمان ہوتا کہ لڑائی ہو جاویگی
تو وہ ہرگز آپسے جدا نہوتی اور آج کے دن منتہا درجہ کی ہواداری اور اخلاص بجالاتے حضرت
سید عالم نے حضرت سعد کو دعاے خیر دی رضی اللہ تعالے عنہ پس عریش جناب سرور عالم
کیواسطے طیار کیا بعد اوسکے لشکر کفار بد شعار کا دکہائی دیا رسول کریم نے جب اونکو دیکہا
فرمایا اے خداوند سزاوار پرستش کے یہ پہونچے قریش گہوڑون پر ساتہہ کبر اور طیش کے تجہسے
لڑتے ہین اور تیرے رسول کو جہٹلاتے ہین اے اللہ منتظر ہون تیری نصرت کا کہ مجہسے وعدہ کیا
ہے الغرض جب لشکر کفار نے مقام کیا کہ ایک جماعت قریش کی لشکر اسلام کیطرف متوجہ ہوئی
اس ارادہ سے کہ مسلمانون نے جو حوض بنایا ہے اوسمین سے پانی پیوین حکیم بن حزام بہی اونمین
تہے مسلمانون نے چاہا کہ روکین حضور نے فرمایا پینے دو انکو راوی کہتا ہے کہ جس کافر نے
اوس حوض سے پانی پیا اوس لڑائی مین مارا گیا یا گرفتار ہوا مگر حکیم بن حزام

کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے اور بھاگتے تھے اور بعد اوسکے مسلمان ہوگئے اور جب قریش نے
مقام کرلیا عمر بن وہب جمحی کو بھیجا تاکہ لشکر اسلام کا اندازہ کرے کہ کسقدر ہین وہ سوار ہوکر گرد
لشکر اسلام کے پہرا اور قوم سے کہا کہ تین سو آدمی ہین کچھ کم یا زیادہ اور بعد وہ شخص احتیاط کی
نظر سے کہ شاید لوگ کمین ہین ہون گرد صحرا کے پہرا اور اطراف اور جوانب کو اچھی طرح دیکھا
کسی شخص کو نپایا قوم سے آکر بیان کیا کہ اور کوئی نہین ہے لیکن اے گروہ قریش دیکھا ہے
مین نے ایسی بلاؤنکو کہ اوٹھائے ہوئے ہین اپنے اوپر موتونکو اور دیکھتا ہون مین یثرب کے اونٹونکو
کہ زہر قاتل اونپر لدا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ گو وہ لوگ تھوڑے ہین مگر ایسے ہین کہ اونسے لڑنا
سبب ہے تمہاری ہلاکت کا اور کہا جب تم مارڈالیجاؤ گے تمہارے باقی ماندہ کی کیا زندگی
ہوگی سلامتی تمہاری اسی مین ہے کہ پلٹ چلو اور نہ لڑو حکیم بن حزام نے کہ اوسوقت تک کفار
مین تھے جب یہ بات سنی عتبہ سے جاکر کہا اے ابوالولید تو بزرگ ہے اور پیشوا ہے قریش کا تو
چاہتا ہے کہ ذکر خیر تیرا آخر زمانہ تک رہے عتبہ نے کہا کیا کرنا چاہیے حکیم نے کہا لوگونکو پھیرو عتبہ نے
کہا کہ مین نے تمہارا کہنا قبول کیا تم ابوجہل کے پاس جاؤ اور اوس سے کہو کہ اوس سے ہو سکتا ہے
کہ پلٹ چلے اور لوگونکو پھیرے حکیم اوس ملعون کے پاس گئے اور عتبہ کا پیام بیان کیا اوس
ملعون نے کہا کہ عتبہ کو سوا تیرے کوئی پیغامبر نہین ملا حکیم کہتے ہین کہ مین ابوجہل کے
پاس سے پلٹا اور عتبہ کے پاس گیا ناگاہ ابوجہل دکھائی دیا شرارت اوسکی چہرہ سے
ٹپکتی تھی اور عتبہ سے کہا کہ تیرا پتا برباد ہوگیا مراد اس سے یہ ہے کہ بودا ہوگیا عتبہ نے
کہا قریب ہے کہ معلوم ہوجاویگا کہ کسکا پتا برباد ہوا اور ایک روایت مین ہے
کہ عتبہ نے کہا کہ اے زرد کرنیوالے پشت کے تو مجھکو طعنہ دیتا ہے اور یہ بات عتبہ نے اسوجہ سے
کہی کہ ابوجہل کی نشست گاہ پر برص کا داغ تھا اوسکو وہ زعفران سے رنگا کرتا تھا

ابو جہل یہ بات سنکر نہایت غیظ مین آیا اور لڑائی قائم ہوئی منقول ہے کہ لشکر ظفر پیکر جناب سید البشر
مین تین علم تھے سب مین بڑا علم مہاجرین کا تھا حضور نے مصعب بن عمیر کو عنایت کیا تھا اور
لواے خزرج جناب بن منذر کے پاس تھا اور لواے اوس سعد بن معاذ لیے تھے اور گروہ مشرکین
مین بھی تین نشان تھے مروی ہے کہ جب ہمراہیان سید انام جمع ہوے حضور نے خود
صفونکو برابر کیا اور فرمایا کہ جبتک مین نکہون تم دشمنون پر حملہ نکرنا اگر وہ قریب آجاوین
تیر مارنا لیکن صرفہ کرنا تیر و نکے مارنے مین تاکہ تیر ختم نہو جاوین اور منقول ہے کہ جسوقت
حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا صفون کو برابر کرتے تھے دست حق پرست مین ایک لکڑی تھی
سواد بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کہ مرد خوش طبع اور خوش فہم تھے صف سے
آگے بڑہے تھے حضرت سرور عالم نے وہ لکڑی اونکے سینہ پر ماری اور فرمایا برابر ہوجاے سواد
اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے ایک ضرب درد پہنچانیوالی مجھکو ماری اور اللہ تعالے
نے آپکو ساتھہ حق کے بہیجا ہے اور عدالت اور انصاف آپکے ہاتھہ مین ہے مجھکو قصاص دو جناب
رسول کریم نے جامہ مبارک کو سینہ اقدس سے ہٹا دیا اور فرمایا قصاص لیلو سواد نے رضی اللہ عنہ
فوراً منہ سینہ شریف پر رکھدیا اور بوسہ لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیون کیا عرض کیا
یا رسول اللہ یہ آخر وقت ہے مین اسیوقت مارا جاتا ہون مین نے چاہا کہ آخر عمر مین میرا بدن
حضور کے جسم اطہر سے ملے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعاے خیر فرمائی بعدہ
جناب سید عالم عریش مین جلوہ افروز ہوے اور حضرت صدیق اکبر رض حضور کے ساتھہ تھے اور سعد بن معاذ
مع ایک جماعت انصار کے باہر عریش کے حضور کی محافظت کرتے تھے روایت کرتے ہین
کہ لشکر سے پہلے سب سے عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ نکلے اور لشکر اسلام سے مبارز
طلب کیا لشکر اسلام سے بھی تین جوان انصاری عوذ اور معوذ حارث کے بیٹے

اور عبداللہ بن رواحہ برآمد ہوئے کفار نے پوچھا تم کون ہو فرمایا ہم گروہ انصار سے ہین اونہون نے
جوابدیا کہ ہمکو تمسے کچھہ کام نہین ہے ہم اپنے چچا کی اولاد کو بلاتے ہین یعنے مہاجرین کو اور ایک شخص نے
کفار مین سے آواز دی کہ یا محمد ہمارے اہل کف ہمارے واسطے بھیجو حضور نے ارشاد فرمایا اے حمزہ اے
عبیدہ اے علی اوٹھو پس یہ تینون سرداران بنی ہاشم میدان جنگ مین آمد ہوئے اون کافرون نے
کہا کہ تم ہمارے گرامی کف ہو الغرض سیدنا علی مرتضیٰ مقابل ہوئے شیبہ سے اور عبیدہ ولید سے
اور حمزہ عتبہ سے سیدنا حمزہ اور سیدنا علی مرتضیٰ نے اپنے مقابلونکو قتل کیا اور
حضرت عبیدہ اور اونکے غنیم نے ایک نے دوسرے کو مجروح کیا سیدنا علی مرتضیٰ اور حضرت
امیر حمزہ عبیدہ کی مدد کو پہونچے اور اونکے غنیم کو قتل کیا اور حضرت عبیدہ کو اوٹھا کر
میدان جنگ سے جناب سرور عالم کے سامنے لائے حضرت عبیدہ کی پنڈلی مین زخم کاری
لگا تھا اور مغز پنڈلی کا بہتا تھا عبیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین شہید نہین ہون حضور نے
فرمایا تو شہید ہے چنانچہ پلٹتے وقت بدر سے اونہون نے اثناء راہ مین وفات فرمائی اور احادیث صحیحہ مین
مروی ہے عبدالرحمن بن عوف سے رضی اللہ تعالے عنہ کہا ہے اونہون نے کہ مین بدر
مین صف جنگ مین تھا درمیان دو جوانونکے انصار سے میرے دلمین آیا کہ آج مجھکو
چاہیے تھا کہ دو آزمودہ کارون کے درمیان مین ہوتا ناگاہ دیکھا مین نے کہ ایک نے اون
دونون مین سے مجھکو کھینچا اور آہستہ سے مجھسے کہا اے میرے چچا ابوجہل کو تم پہچانتے ہو
مین نے کہا ہان تمکو اوس سے کیا کام ہے اوسنے کہا مین نے سنا ہے کہ اوسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا دی ہے مین نے عہد کیا ہے کہ جب اوسکو دیکھونگا اوس سے
جدا نہونگا یہانتک کہ ایک ہم مین سے مارا جاویگا جب وہ یہ بات کہہ چکا دوسرے جوان نے
جو میرے دوسرے جانب تھا مجھکو کھینچا اور ویسی ہی باتین کہین مین خوش ہوا

اور دل میرا قوی ہو گیا بعد ایک لحظہ بھر کے ابو جہل دکھائی دیا اپنے اونٹ پر سوار آدمیوں کے
دریا مین دوڑا رہا تھا مین نے اون دونون سے کہا تمہارا مطلوب یہ ہے جب اونہوں نے
اوسکو دیکھا مثل دو باز کے جھپٹے اور تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ اوسکو گرا دیا اور اوسکی
پیر کو کاٹ ڈالا اور وہ دونو معاذ اور معوذ عفرا کے لڑکے تھے اور معاذ کہتے ہین کہ مین نے ایک
ضرب پہونچائی ابو جہل کو پنڈلی اوسکی جدا ہو گئی عکرمہ اوسکے لڑکے نے ایک ضرب مجھکو لگائی ہاتھ
میرا کندھے پر سے جدا ہو گیا اور میرے پہلو سے لٹک گیا مین اوس حال مین لڑتا رہا آخر بتنگ آیا اور مجروح
ہاتھ اپنے پیر کے نیچے دبا کر پہلو سے مین نے جدا کر ڈالا بعدہ معوذ ابن عفرا نے ایک زخم اوسکو پہونچایا
اور اوس ملعون کو گرا دیا ہنوز ایک رمق اوسمین باقی تھا اور منقول ہے کہ وہ دونون جوان جلد جناب
سید البشر کی خدمت مین حاضر ہوے اور ابو جہل کے قتل ہونیکی خبر حضور مین عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا تم دونون مین کسنے اوسکو قتل کیا ہر ایک کو اونمین یہ دعوے تھا کہ مین نے اوسکو قتل کیا ہے
حضرت سرور عالم نے فرمایا تم نے اپنی تلوارونکو پاک کیا ہے عرض کیا نہیں پس حضور نے
اونکی تلوارونکو دیکھا اور ارشاد کیا کہ تم دونون نے اوسکو قتل کیا ہے اور حکم دیا کہ مال
اور اسباب جو اوس ملعون نے چھوڑا ہے معاذ کا حق ہے مورخین نے لکھا ہے کہ معاذ باوجود اوس
زخم کاری کے زندہ رہے حضرت خلیفہ سیوم کی خلافت تک اور معوذ جنگ بدر مین لڑتے رہے
یہانتک کہ شہید ہوے اور شیخ نے مدارج مین شفا سے نقل کیا ہے کہ معاذ حضور کی خدمت
مین حاضر ہوے اور ہاتھ اونکا جلد مین لٹکتا تھا حضور نے لعاب دہن مبارک اوسپر ڈالدیا
پس ہاتھ اونکا بدن سے ملگیا اور زندہ رہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک
اور مروی ہے حدیث صحیح مین کہ حضور نے ارشاد کیا کون ہے کہ جا کر ابو جہل کی خبر لاوے
پس ابن مسعود گئے اور دیکھا اوسکو کہ قتل کیا ہے اوسکو عفرا کے لڑکون نے اور سرد کر دیا ہے

ابن مسعود اوس خبیث کے سینہ ناپاک پر چڑہے اور ڈاڑہی اوس پلید کی پکڑی اور کہا ابوجہل
تو ہی ہے سزا دی تجھکو خدا نے اے دشمن خدا کے ابو جہل نے کہا زیادہ اس سے نہیں ہے کہ
ایک مرد کو اوسکی قوم نے قتل کیا کاش مجھکو کوئی شخص سوا دہقان کے قتل کرتا پاخوبلہ انصار
اہل زراعت تھے اسوجہ سے اوس ملعون نے از رو طعنہ کے اونکی شان مین یہ کلمہ کہا پس ابن مسعود نے
اوس ملعون کے سر شوم کو کاٹا اور نبی کریم کی حضور مین لائے حضور نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا
اور فرمایا اس امت کا فرعون مرا اور ایک روایت مین ہے کہ سجدہ شکر کیا اور ایک روایت مین ہے
کہ دو رکعت نماز پڑہی اور مروی ہے کہ جب جناب رسول کریم نے اعدا کی کثرت اور اپنے یارونکی
قلت مشاہدہ کی عریش مین تشریف لائے اور رخ بقبلہ ہو کر دست مبارک دعا کو اوٹھائے
اور مناجات مین مشغول ہوے اور عریش مین سوا صدیق اکبرؓ کے کوئی حضور کے ساتھ نہتہا
اور یہ ایک بڑا فضل ہے حضرت صدیق اکبرؓ کا کہ نبی کریم کو اسقدر جو اونکی طرف التفات تہا
اور ایسا اونپر اعتماد تہا کہ آپنے اونکو جدا نکیا اور اپنے یار غار کو اپنے ساتھ ہی رکہا الغرض طلب
کی حضور نے اللہ تعالےٰ سے نصرت جسکا اللہ نے وعدہ کیا تہا اور کہا اے خداوند وفا کر اپنے
وعدہ کو جو مجھسے کیا ہے اور اے پروردگار اگر ہلاک کریگا اس گروہ اہل اسلام کو عبادت
نکیجاویگی تیری روے زمین پر اور اسقدر مبالغہ کیا اور الحاح کی دعا مین کہ دوش مبارک سے
ردا گر پڑی صدیق اکبرؓ نے ردائے شریف کو اوٹھالیا اور دوش مبارک پر ڈالدیا اور حضور کے
بازونکو اپنی بغلمین لے لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ موقوف کرین آپ سوال کو اور الحاح
کو کافی ہے جو طلب کیا ہے آپنے اپنے پروردگار سے قریب ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو آپکے ساتھ راست
کرے اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے دو رکعت نماز پڑہی اور کہڑی ہوی لود صدیق اکبرؓ آپکی پشت کی
جانب تہے اور دعا کی خداوندا مجھکو چہوڑ ندی اپنا وعدہ کو پورا کر اور سید نا علی مرتضیٰ کہتے ہین کہ جنگ بدر مین

حضور کے پاس عریش مین بار بار مین آتا تہا دیکہتا تہا کہ حضور سجدہ مین فرماتے تہے یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اور نقل کرتے ہین کہ جناب سرور عالم کو کچہہ غنودگی آ گئی اور لحظہ بہر کے بعد بیدار ہوے تبسم اور فرمایا اے ابوبکر نصرت خدا کی پہونچی یہ آ گئے جبرئیل اپنے گہوڑے کی باگ پکڑے ہوے اور اونکے آگے کے دانتون پر غبار پڑا ہوا بعدہ عریش سے باہر نکلے اور لوگون کو لڑنے پر تحریص فرماتے تہے اور ارشاد کرتے تہے کہ جو شخص جس کافر کو قتل کریگا اوسکا اسباب چہوڑا ہوا اوسکو ملیگا اور قسم ہے اوس خدا کی محمد کی بقا جسکے ہاتہہ مین ہے کہ جو شخص خدا کی رضا کی اور طلب ثواب کیواسطے لڑیگا اور مارا جاویگا وہ بہشت جاودان مین رہیگا عمر بن حمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتہہ مین چند خرمے تہے اونکو کہاتے تہے جب کلام جناب سید انام کا سنا کہا خوب خوب ہمارے اور جنت کے درمیان کوئی واسطہ نہین ہے مگر یہ کہ کفار ہمکو قتل کرین خرمے ہاتہہ سے پہینک دیے اور تلوار لی اور کفار سے مقابلہ کیا یہانتک کہ شہید ہوے اللہ اکبر یاران رسول اللہ کیسے سچے عاشق تہے اللہ کے اور کس خوشی سے خدا کی راہ مین جان دیتے تہے شیخ نے مدارج مین بعد ان روایات کے لکہا ہے کہ شارحین حدیث اسمین یہ اشکال بیان کرتے ہین کہ کیونکر روا ہوگا کہ صدیق اکبر پیشی کرین نبی کریم کو دعا اور الحاح کرنے مین اور تقویت دین اونکی امید کو حالانکہ مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلے اور ارفع اور اجل ہے اور یقین حضور کا سبسے یقین سے بڑہا ہوا ہے اس اشکالکا جواب دیا ہے علما نے چند وجہ سے چنانچہ شیخ نے بہت سی وجوہ لکہی ہین بنظر اختصار دو ایک وجہ بیان ہوتی ہین خطابی نے کہا ہے تو ہم نکرے کوئی شخص کہ ابوبکر صدیق کو اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ وثوق تہا اللہ تعالے جلشانہ پر بلکہ یہ فعل نبی کریم کا بسبب کمال شفقت کے صحابہ کے حال پر تہا اونکے قلبونکو تقویت دینے کیواسطے مبالغہ کیا حضور نے دعا اور الحاح مین تاکہ ساکن ہون اور آرام پاوین اور ثبوت اور قوت حاصل کرین اونکے قلب اسواسطے کہ یاران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تہے کہ دعا حضور کی مقبول اور مستجاب ہے

جب صدیق اکبرؓ نے عرض کیا جو اوپر مذکور ہو چکا ہے حضور نے دعا کو موقوف کیا اور سمجھ گئے کہ قبول ہو گئی دعا میری اس سبب سے صدیق اکبرؓ نے اپنے دل میں قوت اور طمانیت پائی اور وعدہ فرمایا ہے حضور نے کہ عبادت میری بعد آجکے دنیا کی بجا و یگی خطابی نے کہا ہے یہ اسو جہ سے حضور نے فرمایا کہ آپ خاتم النبیین ہین اگر حضور اور آپکی ہمراہی اسوقت ہلاک ہونگے پھر دوسرا نبی مبعوث ہوگا جو دعوت اسلام کی اور عبادت کی کریگا اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتم اور اکمل ہے تو تہم نکرے تو اور کب گنجائش اس توہم کی ہے کہ وثوق صدیق اکبرؓ کا اللہ تعالے کے صدق وعدے کے ساتھ جناب سے عالم کے صدق سے زیادہ ہوجاتا نظر رسولکریم کی مقام تادب مین اور وسعت علم حضرت رب العزت پر تھی اور خوف تھا اللہ تعالے کی بے نیازی کا اور یہ مقام اعلے اور ارفع ہے معرفت صفات حق اور ملاحظہ حقیقت مین اور نظر صدیق اکبرؓ کی ظاہر شریعت پر تھی کہ یہ صدق وعدہ حقکی واقع ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مروی ہے کہ نبی کریم پھر عریش سے باہر تشریف لائے اور فرمایا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور مٹی مین کنکریان اوٹھائین اور لشکر اعدا کیطرف متوجہ ہوے اور کنکریان اونپر مارین اور صحابہ سے فرمایا حملہ کرو اور خوب کوشش کرو حکیم بن حزام جو اسوقت تک کفار کے لشکر مین تھے اونسے منقول ہے کہ جنگ بدر مین سُنی مین نے ایک آواز آسمان سے زمین پر آتی تھی جیسے کنکر طشت مین گرتے ہین اور سیدنا علی مرتضےٰ سے مروی ہے کہ جنگ بدر مین ایک ہوا چلنے لگی کہ ویسی تیز ہوا مین نے کبھی نہ دیکھی تھی بعدہ دوسری ہوا مثل اوسکی چلی اور پھر ایک اور ہوا ویسی ہی شدت سے چلی پس فرمایا نبی کریم نے اول جبرئیل علیہ السلام تھے ہزار فرشتونکی جماعت کے ساتھ دوسرے میکائیل ع تھے ہزار فرشتے اونکے ہمراہ ہے تیسرے اسرافیل ع تھے اوسیقدر ملائکہ اونکی سعیت مین تھے اور نشانی فرشتون کی اوسدن سرخ

اور سبز اور زرد رنگ کے عمامے تھے نور سے اور ابلق گھوڑون پر کہ نسیم کی نشانیان اونکی پیشانیون
نیچے سوار تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اونھون نے کہا کہ بیان کیا مجھسے
ایک شخص نے بنی غفار سے کہ میرے پاس آیا میرے چچا کا بیٹا اور آئے ہم دونو ایک پہاڑ پر کہ
بدر اوسکے سامنے تھا اور ہم اوسوقت مین مشرک تھے انتظار کر رہے تھے ہم کہ دیکھین ہزیمت
کسکو ہوتی ہے جسکو شکست ہو اوسکو لوٹین ناگاہ دیکھا ہمنے اوس پہاڑ پر کہ نزدیک ہمارے
آگیا ایک ابر اور اوسمین سے آواز گھوڑونکی آتی تھی پس سنا ہمنے کہ ایک کہنے والا کہتا ہے آگے
بڑھ اے حیزوم اور حیزوم نام ہے حضرت جبرئیل کے گھوڑیکا کہا راوی نے کہ بھائی چچا زاد میرا
گر پڑا اور پردہ اوسکے دلکا پھٹ گیا اور ہلاک ہوگیا اور مین بھی قریب تھا کہ ہلاک ہوجاؤن لیکن
ضبط کیا اپنے کو اور بعض روایت مین ہے کہ اوسدن ملائکہ کے سر پر عمامہ سیاہ تھے اور ایک روایت
مین عمامہ سفید مروی ہے محدثین نے فرمایا ہے کہ عمامہ ملائکہ کے مختلف رنگ کے ہونگے جسنے جو
دیکھا بیان کیا اور ان روایات سے ظاہر ہے کہ ملائکہ مردونکی صورت پر دیکھائی دیتے تھے اور
بعض روایت مین ہے کہ مشرکین گھوڑونکی آواز سنتے تھے لیکن اونکو دیکھتے نتھے اور جب کوئی
مسلمان کسی کافر پر چلہ کرنیکو بڑھتا تھا تاکہ اوسکو قتل کرے قبل اوسکے کہ اوس کافر تک پہونچے
دیکھتا تھا کہ سر اوسکا زمین پر پڑا ہے اور کہتے ہین کہ ضرب ملائکہ نہین پڑتی تھی جنگ بدر مین
مگر کفار کے سر پر یا بند پر اور پہچانے جاتے تھے ملائکہ کے قتل کیے ہوئے اس نشانی سے کہ سیاہی
اونکی گردنون پر اور اونگلیون پر پائی جاتی تھی اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک مرد انصاری
ایک کافر کے پیچھے جاتے تھے ناگاہ آواز ضرب تازیانہ کی سنی اور آواز ایک سوار کی کہ کہتا تھا
آگے بڑھ اے حیزوم اور دیکھا کہ کافر جو آگے بھاگا جاتا تھا گر پڑا ہے اور منہ اوسکا پھٹ گیا ہے
اور ناک ٹوٹ گئی ہے پس وہ جوان انصاری جناب سرور عالم کی حضور مین حاضر ہوا اور

واقعہ جو گذرا تہا بیان کیا ارشاد ہوا کہ یہ سب مدد آسمان سیوم کی تہی اور منقول ہے کہ بعد مراجعت
کے بدر سے اہل مدینہ مطہرہ اہل بدر کو مبارکباد دیتے تھے وہ فرماتے تہے اے اہل مدینہ یہ مبارکباد
ہمکو کیون دیتے ہو اسواسطے کہ یہ فتح ہماری قوت بازو سے نہین ہوئی ہم کافرونکو دیکھتے تہے کہ سر انکی
جسم سے جدا ہوتے ہین اور کوئی شخص مارنیوالا معلوم نہین ہوتا ہے اور کافر مثل شتر بجنتی کے ہاتھ پیر
بندہے ہوے گرتے تہے ہم جاتے تہے اور انکے سر کاٹتے تہے حضور نے جب یہ حال سنا ارشاد کیا ملائکہ
یہ کام کرتے تہے اور منجملہ معجزات حضور کے جنگ بدر مین ایک معجزہ یہ ہے کہ عکاشہ کی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی
اونہونے حضور کی خدمت شریف مین عرض کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین ایک
چھوٹی سی لکڑی تہی آپنے انکو دی وہ ایک بہت بڑی تلوار ہوگئی نہایت عمدہ اور اونہون نے
اوس تلوار سے قتال کیا حال اسکا معجزات مین بیان ہوچکا ہے اور بہت بڑا معجزہ جناب سید عالم
کا خود فتح بدر ہے اسواسطے کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ حضور کے لشکر ظفر پیکر مین کل تین سو آدمی تھے
اور آٹھہ تلوارین اور لشکر مخالف مین کچھہ کم ہزار آدمی لڑنیوالا تہا اور ہر طرح کا سامان جنگ اونکے
پاس تہا اور اللہ تعالے نے ببرکت جناب سرور عالم لشکر اسلام کے ملائکہ سے مدد کی اور فتح
نمایان مسلمانونکو دی ستر کافر مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اور سب مال اور اسباب اور ہتیار
اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ انکے مسلمانونکے قبضہ مین آئے اور ماہ صفر مین مال غنیمت
حضور نے کل اہل بدر کو بحصہ مساوی تقسیم کردیا اور ذوالفقار کہ منبہ بن حجاج کی تلوار تہی
اور اونٹ ابوجہل کے خاصہ کا اپنے واسطے رکھہ لیا اور بعد اوسکے ذوالفقار حضور نے سیدنا
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو عنایت کی اور لشکر اسلام سے کل چودہ آدمی شہید ہوئے چھہ شخص
مہاجرین سے اور آٹھہ انصار سے اور مروی ہے ابوالیسیر انصاری نے حضرت عباس رض کو قید کرلیا
اور ابوالیسیر مرد صغیر الجثہ تہے اور عباس مرد قوی اور عظیم اور جسیم تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابو البسیر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیونکر قید کرلیا اونہون نے عرض کیا کہ اس کام مین ایک مرد نے ہمکو مدد دی
اوسکو مین نے کبھی نہ دیکھا تھا اور ہیئت اوسکی عجب ہیئت تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
ایک کریم فرشتہ تھا کہ جسنے تیری مدد کی اور مروی ہے کہ ایک نے لڑائی سے بھاگ کر مکہ مین جا کر خبر دی
کہ فلان فلان سردار قریش کے مارے گئے صفوان ابن امیہ نے سنکر کہا کہ یہ شخص مجنون ہو گیا ہے
اسمین ابولہب آیا اور یہ حال سنکر متحیر ہوا اوسیوقت سفیان ابن حارث ابن عبد المطلب جنگ بدر سے
بھاگے ہوئے آئے ابولہب نے کہا اے بھتیجے تم بیان کرو تمکو تحقیق معلوم ہوگا اونہون نے کہا اے چچا جب
اصحاب رسول اللہ سے اور ہمسے مقابلہ ہوا ہم اپنی جگہ پر سوکھکر رہ گئے اور دیکھتے تھے کہ ہتیار ہمسے
چھینے لیتے ہین اور ہاتھ ہمارے شانون پر باندھتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے دیکھتے تھے ہم
کہ لوگ سفید کپڑے پہنے ہوئے ابلق گھوڑون پر سوار تھے اور کوئی شخص اونکا کچھہ نکر سکتا تھا الغرض
بعد فتح کے نبی کریم نے تین روز وہان توقف فرمایا حضور کا داب تھا کہ جب دشمن پر غلبہ پاتے تھے
تین روز وہان توقف فرماتے تھے الغرض تیسرے روز حضور سوار ہوئے اور مع ایک جماعت خواص
صحابہ کی کہ ہمرکاب تھی اوس کنوین پر تشریف لائے کہ جسمین روسائے قریش کے بعد فتح کے صحابہ نے
لاشین ڈالدین تھین حضور نے ایک ایک کا اون کافرون سے جو مارے گئے تھے نام مع حسب و نسب کے لیا
اور فرمایا بڑے عزیز اور قریب تھے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تمنے اوسکی تکذیب کی اور
قبول نکیا اوسکی رسالت کو اور تصدیق نکی اللہ تعالے نے جو ہمسے وعدہ کیا تھا یعنے فتح اور نصرت کا
ہمنے اوسکو پایا آیا تمنے بھی اوس وعدہ کو پایا جو تمسے پایا گیا تھا یعنے نافرمانی رسول پر عذاب اور عقاب کا
سیدنا عمر فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ کلام فرماتے ہین اون جسمون سے جنمین جان نہین ہے
ارشاد کیا قسم ہے خدا کی کہ نفس محمد صلعم جسکی دست قدرت مین ہے کہ تم اونسے زیادہ سننے والے نہین ہو میرے
اس کلام کے بعضے علما اس حدیث سے قائل ہوگئے ہین کہ سماعت بعد مرنیکے جاتی نہین ہے اور

بعض کہتے ہین کہ یہ خصائص رسولکریم سے ہے اللہ تعالےٰ نے اونکو زندہ کردیا تھا تاکہ کلام

پاک حضور کا سنین کہ حسرت اور ندامت اونکی زیادہ ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ابعد

فتح بدر کے جب حضور مدینہ منورہ مین تشریف لائے اہل مدینہ استقبال کو باہر نکلے اور جناب

سرور عالم کو اور صحابہ کو مبارکباد دی مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے اسیران بدر کی نسبت بین

خواص صحابہ سے مشورہ کیا کہ آیا انسے فدیہ لیکر چھوڑ دین یا قتل کرین سیدنا صدیق اکبر رضی نے عرض

کیا یا رسول اللہ یہ سب آپکی قوم اور قبیلہ کے ہین اگر آپ انسے فدیہ لیکر چھوڑ دینگے تو امید ہے کہ

شاید اللہ تعالےٰ انکو توفیق توبہ کی دے یا انکی نسل سے کوئی مومن پیدا ہو اور فدیہ لینے سے آپکے یارونکو

قوت اور غنا حاصل ہوگی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

آپ سب کافرونکو قتل کا حکم دین اسواسطے کہ یہ کافرونکے سردار ہین اور اللہ تعالےٰ نے آپکو انکے فدیہ

لینے سے بے نیاز کیا ہے فلان شخص جو میرا قریب ہے اوسکو مجھکو دیجیے اور عقیل کو علی کے سپرد کیجیے

اور عباس کو حمزہ کو دیجیے کہ ہم سب انکی گردن مارین تاکہ معلوم ہو جاوے کہ محبت کفار کی ہمارے دلونمین

نہین ہی ہے اور شوکت کفار کی ٹوٹ جاوے جناب رسالتپناہ نے حضرت صدیق اکبر رضی کی رائے کو پسند کیا

اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کسی جماعت کے لوگونکے دلونکو نرم کرتا ہے یہانتک کہ مسکہ سے زیادہ نرم ہو جاتے

ہین اور کسی جماعت کے دلونکو سخت کرتا ہے یہانتک کہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جاتے ہین اے ابوبکر مثل

تیرے ابراہیم کے مثل ہے کہ کہا اونہون نے فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی

جسنے اتباع کیا میرا وہ مجھسے ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے

اور اے عمر مثل تیری نوح کے مثل ہے کہ اونہون نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ

دَیَّارًا اے رب نہ چھوڑ کسی کافر کو زمین پر چلتا ہوا آپسے سختی اور نرمی دونون ممدوح ہین اور

صفات انبیا سے ہین جیسا کہ حدیث سے مستنبط ہوتا ہے اور یہ کمال عظمت جناب رسالت ہے کہ

بفیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونو یار وفادار نبی کریم کے دو نبی جلیل القدر سے مماثل تھے
یعنی ان دونو میں ظہور ہے اللہ تعالیٰ کی صفت جلال اور جمال کا کہ ظاہر کیا ہے اللہ جلشانہ نے بفیضان نبوی
آنحضرت مین الغرض بعدہ حضور نے صحابہ کو اختیار دیا کہ دو امر سے جسکو چاہین اختیار کر لین صحابہ نے
فدیہ کو اختیار کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا اے میرے یارو دن تم اہل حاجت ہو
بے فدیہ لیے ہوے کسیکو چھوڑنا اور جو فدیہ نہ دین قتل کرنا عبد اللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ
الا سہیل بن بیضا البتہ مین نے دیکھا ہے اوسکو کہ مکہ مین اظہار اسلام کا کرتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
چپ ہوگئے اور جواب بن مسعود کو نہ دیا حضرت ابن مسعود فرماتے ہین کہ کوئی ساعت مجھپر اوس ساعت
سے زیادہ تر سخت نہین گذری مین آسمان کیطرف دیکھتا تھا کہ مبادا مجھپر پتھر برسین اسواسطے کہ
مبادرت کی مین نے ساتھ کلام کے اللہ اور رسول کے آگے پس جناب سرور عالم نے سر اوٹھایا اور
فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے حضور نے بھی سہیل کو مستثنے کر دیا ابن مسعود کہتے ہین کہ کوئی اوس
ساعت سے خوشتر مجھپر نہین گذری اور منقول ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیدیونکے بارہ مین
اپنے یارون سے سفارش کی کہ اونکے ساتھ نیکی کرین اور جب فدیہ لینا قرار پا گیا ایک جماعت کو
کہ مفلس تھی اور کوئی نفع اونسے متصور نتھا آزاد کر دیا اونمین سے ابو عزہ شاعر تھا اور اون لوگونسے
عہد لیا کہ پھر مسلمانون سے لڑنیکو نہ آوین اور ایک جماعت کو کہ صفت کتابت جانتے تھے مقرر فرمایا
کہ ہر ایک اونمین سے انصار کے دس لڑکونکو لکھنا سکھاوے اور جو لوگ خوش تھے اور صاحب مال تھے
اونکو حکم دیا کہ ہر ایک بقدر اپنی مقدرت کے روپیہ دے اور فدیہ اونکا ایک ہزار درم سے کم
اور چار ہزار درم سے زیادہ نتھا روایت کرتے ہین کہ فدیہ حضرت عباس کا جب مقرر کرنیلگے اونھونے
کہا کہ مین مسلمان ہون اور مجکو باکراہ ساتھہ لے آئی تہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
اسلام کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے ظاہر مین تمنے ہمسے مقابلہ کیا تمکو چار فدیے دینے چاہیین اپنی طرف سے

اور اپنے بھتیجے عقیل ابن ابی طالب اور نوفل ابن حارث کیجانب سے اور اپنے حلیف عتبہ بن مخدم کیطرف سے
عباسؓ نے کہا میرے پاس نہیں ہے میں کہانسے دون اور ایک روایت میں ہے کہ عباسؓ نے کہا حضور سے کہ
تم چاہتے ہو کہ چچا تمہارا لوگونکے سامنے ہاتھ پہیلاوے اور اونسے کچھ مانگے حضرت سید عالم نے ارشاد کیا وہ سونا جو
مکہ سے نکلنے کیوقت تمنے اپنی زوجہ ام الفضل کو سپرد کیا اور اونسے کہا اگر اس سفر میں میری بات دگرگون ہو تو اسقدر تم لینا
اور اسقدر ہر ایک لڑکے کا میرا ہے وہ کیا ہوا حضرت عباسؓ نے کہا آپنے کیونکر جانا حضور نے فرمایا میرے خدا نے
مجھکو آگاہ کر دیا عباسؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہون کہ تمنے سچ کہا ہے جسوقت میں نے یہ سونا اپنی زوجہ کو دیا ہے
اس حال سے کوئی واقف نہتا بجز اللہ تعالے جلشانہ کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اور بعض روایت میں وارد ہوا ہے کہ عباسؓ کے پاس اوس لڑائی میں بیس اوقیہ سونا تہا
اور اوسکو واسطے مصارف جنگ کے لائے تہے اور عباس اون دس یا چودہ قریشی لوگون سے تہے
کہ جنہون نے التزام کیا تہا کہ ہر ایک ونمین سے باری باری ہر روز دس اونٹ لشکر کے کہانے کیواسطے
ذبح کریگا ہنوز نوبت عباس کی نہین آئی تہی کہ وہ گرفتار ہوگئے اور سونا اونکے پاس تہا وہ
مسلمانون نے لے لیا تہا اور مال غنیمت میں داخل کر دیا تہا عباس نے فدیہ مقرر ہونیکے وقت کہا
کہ یہ بیس اوقیہ سونا میرے فدیہ سے حساب کر لو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ وہ شے ہے
کہ جسکو تم اسواسطے لائے تہے کہ کفار کی اعانت کرو تاکہ وہ مجھسے مقابلہ کرین وہ اب مال غنیمت
ہوگیا وہ فدیہ میں نہیں سمجھا جاویگا منقول ہے کہ جب صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیران بدر سے فدیہ لینے میں مشغول ہوے جبرئیل علیہ السلام آئے اور آیہ کریمہ لائے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى تا آخر آیہ یعنے سزاوار نہیں ہے کسی پیغمبر کو کہ اوسکے پاس قیدی
ہون کفار سے یہ کہ فدیہ لے وے اونسے اوسوقت تک کہ بہت کوشش کرے
اور مبالغہ کرے کفار کے قتل میں تا اہل کفر ذلیل ہون اور قوم اونکی قلیل ہو اور عزت اسلام

اور اہل اسلام کی ظاہر ہو تمنے اس فدیہ لینے مین رغبت کی مال دنیاوی کیطرف اور اللہ تعالے
تمہارے واسطے ثواب آخرت اور اعزاز دین چاہتا ہے اور اللہ ہی ہے کہ غالب کرتا ہے اپنے
دوستون کو اپنے دشمنون پر اور جو کچھ ہر شخص کے حال کے موافق ہے اوسکا جاننے والا
وہی ہے اس آیہ شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کو جائز ہے اجتہاد کرنا اوس
امر مین جسمین ماسور نہوے ہون اور اجتہاد مین کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالے
بسبب اونکی عصمت کے فوراً اونکو متنبہ کردیتا ہے اور جو ثواب ہے اوسکو اون پر ظاہر کردیتا
ہے اور خطا سے بچا لیتا ہے یہ خلاصہ ہے صاحب روضہ کی تحریر کا حضرت سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دوسرے روز مین خدمت بابرکت مین رسول کریم کی حاضر ہوا
دیکھا مین نے کہ حضور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رو رہے ہین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ مجھے ارشاد ہو
آپ کیون روتے ہین اگر مجھکو بھی گریہ آوے گریہ کرون ورنہ بتکلف رؤن فرمایا
حضور نے کہ رونیکا یہ سبب ہے کہ فدیہ پر راضی ہوے ہم بتحقیق عرض کیا مجھپر اونکے
عذاب کو جو اوس درخت سے زیادہ نزدیک ہے اور اشارہ فرمایا اوس درخت کیطرف
جو وہان سے قریب تھا چنانچہ آیہ کریمہ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ تا آخر آیہ اسی حال کیطرف
اشارہ ہے یعنے اگر پہلے سے یہ حکم لوح محفوظ مین نہوتا تو ہر آئینہ چھوڑتا تمکو فدیہ لینے سے
عذاب بڑا مفسرین مین اختلاف ہے کہ مراد اوس حکم سے جو پہلے سے لوح محفوظ مین لکھا ہو
گیا کہ جسکی وجہ سے صحابہ پر گرفت نہین کیگئی ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے
کہ اجتہاد کرنیمین اگر مجتہد سے خطا ہو تو وہ مستحق عذاب اور عقاب نہین ہے کیونکہ
اوسنے اپنے نزدیک حق سمجھکر کیا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے اہل بدر کو بسبب اونکی جان نثاری کے چھوڑ دیا ہے وہ کسی امر پر پکڑے نجاوینگے

اور ایک قول یہ ہے کہ کوئی قوم ایسی امر پر عذاب نکیجاویگی کہ جسکی ممانعت صراحتہً نفرمادیگئی ہو اور ایک قول یہ ہے کہ فدیہ جو صحابہ نے لیا تھا اوسکو اللہ تعالے نے حلال کر چکا تھا اونکے واسطے پہلے سے الغرض حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے یہ وسعت دیدی ہے مسلمانونکو کہ ایسے امور پر گرفت نہین فرماتا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر عذاب آتا تو کوئی سوا ے عمر ابن خطاب اور سعد ابن معاذ کی نہ بچتا حضرت امیر المومنین کا سبب نجات مذکور ہو چکا کہ اونکی راے فدیہ لینے کی نہتی اور سعد ابن معاذ کو اسواسطے حضور نے فرمایا کہ وقت فتح کے جب اعدا گرفتار کیے جاتے تہے اوسوقت اونکی راے یہ تہی کہ قیدی نہ کیے جا دین بلکہ ابہی قتل ہون رضی اللہ عنہما اور علما نے فرمایا ہے کہ کسر اور مصیبت جو جنگ احد مین مسلمانون کو حاصل ہوئی وہ اس فدیہ لینے کی وجہ سے تہی شیخ ابن حجر نے اپنی شرح صحیح بخاری شریف مین نقل کیا ہے کہ ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے باسناد صحیح روایت کیا ہے سیدنا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور کہا کہ اختیار دین آپ اپنے صحابہ کو درمیان قتل کرنے اسیران بدر کے اور درمیان فدیہ لینے کے اونسے اس شرط پر کہ آئندہ سال مین مسلمان بقدر قیدیون کے مارے جاوینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا اونہون نے فدیہ اختیار کیا اور اللہ تعالے نے اس جان نثاری اور خدمتگذاری کے صلہ مین صحابہ حاضرین بدر کو یہ فضل دیا ہے کہ وہ افضل ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ مین اور جنت اونکے واسطے لازم ہے اور اونسے اعمال پر گرفت نکیجاویگی چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ آپ اہل بدر کو انمین کیسا جانتے ہین حضور نے ارشاد کیا ہم سب مسلمانون سے

اونکو فاضلتر جانتے ہین یا کلمہ مثل اسکے کہا جبرئیل علیہ السلام نے جواب مین کہا ایسے ہی فرشتون مین جو اوس معرکہ مین حاضر ہوا ہے افضل ملائکہ ہے اللہ اکبر کیا عظمت ہے جناب سرور عالم کی کہ حضور کی خدمتگذاری سے ملائکہ نے فضل پایا ہے خوشا نصیب اونکو جنکو اتباع رسول اللہ اور حضور کی خدمتگذاری حاصل ہو اللھم اجعلنا منھم بجاہ النبی الکریم اور منجملہ فضائل اہل بدر کی ایک حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ جلشانہ آگاہ ہوا اہل بدر سے پس ارشاد کیا عمل کرو جو چاہو ہر آئینہ بخشدیا مین نے تمکو اور ایک روایت مین ہے کہ ہر آئینہ واجب ہوئی تمہارے واسطے جنت اور مروی ہے کہ بدر مین ایک مقام ہے کہ وہان اکثر ایک آواز آتی ہے مثل آواز دہل کے جیسے بادشاہون کے لشکر مین وقت فتح اور نصرت کے بجتا ہے کہا ہے علمانے کہ یہ ایک نشانی جناب سید عالم کی فتح اور نصرت ہونیکی اللہ تعالے نے اوس مقام پر قائم رکھی ہے شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ مین نے بھی اوس آواز کو اوس مقام مقدس مین سنا ہے اور بہت شرح اور بسط سے اس روایت کو لکھا ہے یہان مجمل بیان کیا گیا اور منقول ہے کہ سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کی شان مین کہا ہے مبارک ہے ایسے لشکر کو کہ امیر اونکا رسول ہے اور مبارز اونکا اسد اللہ ہے اور جہاد اونکا طاعۃ اللہ سے اور مدد اونکی ملائکۃ اللہ ہین اور ثواب اونکا رضوان اللہ ہے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اللھم صل وسلم وبارک علیہ تمام ہوا رسالہ دہم ۱۰

تمت الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ رسالہ دہم مسمی بہ معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات بماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ھ باہتمام قطب الدین احمد مالک مطبع نامی لکھنؤ کے طبع ہوا

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع **نامی** لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخراجات طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عند الطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین - قیمت عند الاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

١	٢	٣	٤	٥	٦
خیر الاذکار فی ذکر سید الاخیار	نور الابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الوریٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الوریٰ	نور العینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات	کحل العینین فی ذکر احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
نبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علیؓ مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	تعویذ سلیمانی	اندرجال
بحر طلسم	دریائی طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	ناصر العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطبۂ علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چار یار	کلیات نادرہ
مجموعہ ظرائف	طلسم الفت	تریاق البر	طلسمات عجائب	تزکیۃ الفہوم	رسالہ رنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی وڈھاکہ و جانگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے —

العبد

قطب الدین احمد مالک مطبع **نامی** لکھنؤ کٹرہ ابوتراب خان = بازار جھاؤ لال

اشتہار برکت آثار

اس زمان میمنت اقتران مین یہ مجموعۂ لاجواب خزینۂ برکات یعنی مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی حافظ حاجی غلام محمد ہادی علیخان صاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ دہم بھی جسکا نام معدن البرکات فی ذکر صاحب البینات والمعجزات ہے مطبع نامی لکھنؤ مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین طبع ہو گیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین —

العبد

حفیظ الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ

کتبہ ابو تراب خان —